باسمہ تعالیٰ

مسئلہ امکانِ نظیر

اور

آلِ غیر مقلدیت

تحقیق و تالیف

محقق اہلسنت حضرت مولانا مفتی رب نواز حنفی
دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند پشاور
03428970409

باسمہ تعالیٰ

مسئلہ امکانِ نظیر

اور

آلِ غیر مقلدیت

مجلہ صفدر میں چھپنے والے مفتی رب نواز حنفی صاحب حفظہ اللہ کے مضمون "امکان نظیر اور آل غیر مقلدیت" کے چار (4) اقساط کا مجموعہ طالبِ دعا: طاہر گل دیوبندی

تحقیق و تالیف

محقق اہلسنت حضرت مولانا مفتی رب نواز حنفی
دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند پشاور
03428970409

فہرست رسالہ
"مسئلہ امکان نظیر اور آل غیر مقلدیت"

مسئلہ امکانِ نظیر اور آلِ غیر مقلدیت

(......قسط:۱......)

زبیر علی زئی

ایک شاذ و مردود[۴۵۱] روایت کی بنیاد پر آلِ دیو بند[۴۵۲] کا یہ عقیدہ ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (خاتم النبیین) جیسے نبی (خاتم النبیین) ہیں[۴۵۳]!

اس دیو بندی عقیدے کی وجہ سے ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور ختمِ نبوت پر سخت زد پڑتی[۴۵۴] ہے، لہٰذا راقم الحروف نے اس دیو بندی عقیدے کو غلط اور گندا عقیدہ قرار دیا[۴۵۵] ہے۔

الجواب:

۴۵۱

جس روایت کو علی زئی صاحب مردود قرار دے رہے ہیں وہ یہ ہے:

أخبرنا أحمد بن يعقوب الثقفى حدثنا عبيد بن غنام النخعى أنبأ نا على بن حكيم حدثنا شريك عن عطاء بن السائب عن أبى الضحى عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه قال: الله الذى خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن. قال سبع أرضين فى كل أرض نبى كنبيكم و آدم كادم و نوح كنوح و إبراهيم كإبراهيم و عيسى كعيسى هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه. [مستدرک حاکم:۲/۴۹۳] ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ زمینیں سات ہیں۔ ہر زمین میں نبی اس طرح ہوئے جس طرح تمہارے ہاں آدم کے ساتھ آدم اور نوح کے ساتھ نوح، ابراہیم کی طرح ابراہیم اور عیسیٰ کی طرح عیسیٰ۔

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرك میں اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ حاکم نے اس کی متابعت میں محمد بن صبیح تک ایک دوسرا سلسلہ سند بھی پیش کیا ہے۔

[مقدمہ تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس:۸، ۹]

یہ روایت مردود نہیں، صحیح ہے اور اس کی صحت کو خود آلِ غیر مقلدیت بھی تسلیم کرتے ہیں۔

چنانچہ ان کے فتاویٰ میں لکھا ہے:

”حاکم نے مستدرک میں عبید بن نخعی کے ذریعہ سے روایت کیا ہے، اس نے علی بن حکیم سے، اس

نے شریک سے، اس نے عطاء بن سائب سے، اس نے ابوالضحیٰ سے، اس نے ابنِ عباس سے، انہوں نے کہا کہ ہر زمین میں ایک نبی ہے تمہارے نبی جیسا، اور تمہارے آدم جیسا آدم ہے، تمہارے نوح جیسا نوح ہے، تمہارے عیسیٰ جیسا عیسیٰ ہے، اور کہا اس کی سند صحیح ہے۔" [فتاویٰ نذیریہ:۱/۶۶]

امام آلِ غیر مقلدیت وحید الزمان لکھتے ہیں:

"یہ اثر ابن عباس سے موقوفاً صحیح ہے۔" [لغات الحدیث:۲/۲۸،س]

امیر احمد سہسوانی غیر مقلد کا امکانِ نظیر کے اثبات میں ایک مناظرہ ہوا، جسے "مناظرہ احمدیہ" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اس مناظرہ میں سات زمینوں والی حدیث کو صحیح قرار دیا گیا ہے چند عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

سہسوانی صاحب کہتے ہیں:

"حدیث ابن عباسؓ جو حاکم اور بیہقی اور ابنِ جریر طبری اور ابنِ ابی حاتم وغیرہم نے بسند صحیح روایت کی ہے...رسالہ سیف الاسلام میں جلال الدین سیوطی کو اجلہ محققین سے قرار دیا ہے اور انہوں نے تفسیر در منثور اور تدریب الراوی میں حدیث ان الله خلق سبع اربعین کی تخریج و تصحیح کی ہے۔"

[مناظرہ احمدیہ:۲۶]

اسی مناظرہ احمدیہ میں ہے:

"صحیح حدیث میں وارد ہے ان اللــه خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراھیم کابراھیکم و عیسٰی کعیساکم و نبی کنبیکم." [مناظرہ احمدیہ:۴۲]

اسی کتاب میں مزید لکھا ہے:

"جلال الدین سیوطی نے جن سے مجلس مولد کے استحسان میں سند لاتے ہو اور ان کو اکابر اہلِ سنت سے معدود کرتے ہو تدریب الراوی شرح تقریب النواوی اور تفسیر در منثور میں اس کو نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔" [مناظرہ احمدیہ:۴۳]

شریف احمد صاحب لکھتے ہیں:

"حدیث ابن عباس صحیح حکم مرفوع ہے۔" [مناظرہ احمدیہ:۴۶]

عبدالکریم ملتانی صاحب لکھتے ہیں:

"پس تضعیف حلبی اور قسطلانی بمقابلہ تصحیح حاکم و بیہقی وغیرہما کس شمار میں آسکتی ہے اور کب لائق اعتبار ہو سکتی ہے انصاف شرط ہے۔" [مناظرہ احمدیہ:۴۸]

محمد اسحاق بھٹی صاحب غیر مقلد نے امیر احمد سہسوانی کے حالات میں اس مناظرہ کا تذکرہ کیا۔

آخر میں لکھا:

"اس مناظرے کی تفصیل سید محمد نذیر سہسوانی نے "مناظرہ احمدیہ" کے نام سے شائع کی۔"

[چمنستانِ حدیث:۶۹]

غیر مقلدین کی مذکورہ بالا عبارات سے ثابت ہوا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ صحیح ہے۔ یہاں قارئین کے علم میں ہم یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ علی زئی صاحب اس حدیث کو "شاذ و مردود روایت" کہنے میں اپنے غیر مقلدین کی مخالفت اور بریلویوں کی تائید کر رہے ہیں۔ بریلوی مؤلف نے علی زئی صاحب کی مذکورہ عبارت کو اپنی تائید میں نقل کیا ہے۔[اہل سنت کی حقانیت غیر مقلدین کے قلم سے:۱۱ مؤلفہ عباس قادری رضوی]

۴۵۲

علی زئی صاحب نے دیوبندیوں کی طرف نسبت کی ہے کہ ان کے نزدیک ہر زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا خاتم النبیین ہے جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ دیوبندی علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مطلقاً خاتم مانتے ہیں۔

چنانچہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:

"مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے تحقیق فرمائی ہے کہ آپ کی خاتمیت کچھ اسی زمین سے خاص نہیں آپ علی الاطلاق خاتم النبیین ہیں۔ اُن زمینوں کے خاتم اپنی زمین کی نسبت سے تو وہاں کے خاتم ہوں گے لیکن تمام زمینوں کو سامنے رکھیں تو تمام انبیاء کے خاتم حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے، آپ کے ساتھ وہاں آنے والا نبی یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے ہوا ہوگا۔ اور اگر آپ کے دَور میں بھی وہاں نبی آیا ہو تو وہ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع رہا ہوگا۔ آپ کے بعد کسی زمین میں کسی اور نبی کا ہونا یہ درست نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانی اور مکانی ہر اعتبار سے آخری نبی ہیں اور علی الاطلاق خاتم النبیین ہیں اور مرتبہ میں بھی کوئی حضور سے آگے نہیں۔" [مقدمہ تحذیر الناس من انکار اثر ابنِ عباس:۸]

یہاں یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ علی زئی صاحب نے جس روایت کو مردود قرار دیا ہے، ان کے آلِ غیر مقلدیت اسی روایت کو مدار بنا کر اس سے اپنا عقیدہ اخذ کر چکے ہیں نہ صرف یہ کہ انہوں نے اسے عقیدہ کے طور پر لیا ہے بلکہ مخالف کو بدعقیدہ کہا جیسا کہ آگے حاشیہ:۴۵۳ میں بحوالہ آ رہا ہے ان شاء اللہ۔

مزید یہ کہ اس عقیدہ کے دفاع میں مخالف سے مناظرہ بھی کیا جسے "مناظرہ احمدیہ" کے نام سے شائع کر کے لوگوں تک پہنچایا ہے جیسا کہ اوپر حاشیہ ۴۵۱/ میں مذکور ہوا۔

۴۵۳

۱......دیوبندی علماء نے مطلقاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم تسلیم کیا ہے۔ دیکھئے حاشیہ:۴۵۲

یہ بھی معلوم رہے کہ غیر مقلدین نے اسی روایت کے مطابق سات زمینوں والے مضمون کو اپنا عقیدہ بنایا ہے۔چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

غیر مقلدین کے فتاویٰ کا ایک سوال اور اس کا جواب پڑھیے:

”**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراھیم کابراھیکم و عیسٰی کعیساکم و نبی کنبیکم کفر ہے اور جو اِس کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہے اور جو اس کے ناقل ہیں وہ کافر ہیں۔اور عمرو کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور جو اس کا عتقاد رکھے وہ مسلم صحیح الاعتقاد ہے اور جو اس کے ناقل ہیں وہ ائمہ دین وہ ہداۃ مسلمین ہیں ان دونوں قولوں میں سے کون سا قول صحیح ہے،اور کون غلط،اور زید مسلمان ہے یا کافر ہے بینوا توجروا۔

الجواب: زید جھوٹا اور فاسد الاعتقاد اور عمر سچا ہے اور صحیح الاعتقاد،اور اعتقاد زید کا درست نہیں ہے اور جہالت ہے،کیونکہ حدیث مذکور مستدرک حاکم وتفسیر ابن جریر وغیرہ میں موجود ہے،اور اس کے ائمہ دین مثل ترجمان القرآن حضرت ابن عباس اور ابو الضحیٰ،اور شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث اور عطاء بن السائب اور عطا بن یسار اور عمرو بن مرہ ومحمد بن المثنیٰ اور عمرو بن علی اور محمد بن جعفر اور عبید بن غنام اور علی بن حکیم وشریک اور حاکم اور بیہقی وجلال الدین سیوطی کہ مستند مخالفین کے ہیں،اور محمد بن جریر طبری کہ بڑے معتمد مخالفین کے ہیں اور ابن ابی حاتم کہ بڑے محدث ہیں اور عبید بن حمید اور ابن الضریس اور ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری وغیرہم قائل یا ناقل ہیں...موافق قاعدہ محدثین کے یہ حدیث حکماً مرفوع ہے،پس معاذ اللہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک نوبت پہنچتی ہے۔“ [فتاویٰ نذیریہ:۱/۶۵]

یہ فتویٰ سید احمد نقوی سہوانی کا ہے اور اس کی تائید میاں نذیر حسین،سید محمد اسد علی،محمد حسین اور سید شریف حسین نے کی ہے۔یعنی آلِ غیر مقلدیت کے پنج تن حضرات کا فتویٰ علی زئی صاحب کے خلاف ہے۔

مذکورہ فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ حدیثِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے مضمون کو غلط عقیدہ قرار دینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر حرف آتا ہے۔العیاذ باللہ

فتاویٰ نذیریہ کی عبارت حدیث ابن عباس رضی اللہ کے مضمون کو غلط عقیدہ کہنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

امام آلِ غیر مقلدیت وحید الزمان لکھتے ہیں:

”ابن عباسؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں ایک آدم ہے

تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح۔ یہ اثر ابن عباس سے موقوفاً صحیح ہے۔" [لغات الحدیث: ۲/ ۲۸، س]

امیر احمد سہسوانی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"خاتم النبیین جاننے خاتم النبیین میں ہم اور ہمارے مخالفین برابر ہیں، فقط فرق اتنا ہے کہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ خدائی تعالیٰ کو قدرت ہے ایک عالم مانند اس عالم کے اور پیدا کردے اور اس میں بھی سلسلہ انبیاء کا مانند اس عالم کے ہو اور مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں ہو کہ وہ خاتم وہاں کے انبیاء کا ہو اور حدیث ابن عباسؓ جو حاکم اور بیہقی اور ابنِ جریر طبری اور ابنِ ابی حاتم وغیرہم نے بسند صحیح روایت کی ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عالم کے سوا اور عوالم اور زمینوں میں واقع بھی ہیں۔" [مناظرہ احمدیہ: ۲۵]

سہسوانی صاحب مزید کہتے ہیں:

"باقی رہی گفتگو اور زمینوں میں سواِس کا حال یہ ہے کہ بموجب حدیث شریف ان الله خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراهیم کابراهیکم و عیسٰی کعیساکم و نبی کنبیکم جس کی تخریج بیہقی اور ابنِ جریر اور حاکم نے مفصلاً اور عبد بن حمید اور ابن لضریس نے مجملاً کی ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کو صحیح کہا ہے اور وہ فتح الباری شرح صحیح البخاری اور شعب الایمان اور کتاب الاسماء والصفات اور مستدرک حاکم اور تفسیر درمنثور اور تدریب الراوی شرح تقریب النواوی اور تفسیر روح البیان اور کمالین حاشیہ تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری وغیرہا میں موجود ہے اور اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء بن السائب اور ابوالضحیٰ اور شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث اور عطا بن یسار اور عمرو بن مرہ اور محمد بن مثنی اور عمر بن علی اور محمد بن جعفر اور عبید بن غنام اور علی بن حکیم اور شریک اور حاکم اور بیہقی اور جلال الدین سیوطی اور ابن ابی حاتم اور عبد بن حمید اور ابن الضریس وغیرہم قائل ہیں بلکہ حضرت ابنِ عباس نے اس کے انکار کرنے والے کو کافر کہا ہے اور زمینوں میں چھ شخص مثل حضرت آدم اور ایسی ہی مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور جناب رسالت مآب علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام موجود و متحقق ہیں جیسے حضرات انبیاء مثل حضرت موسیٰ وحضرت نوح وحضرت ابراہیم وجناب رسالت مآب علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی زمین پر اپنی قبور میں زندہ ہیں بموجب حدیث شریف ان اللـه حرم علی الارض ان تاکل احساد الانبیـاء نہ یہ کہ سوائے حیات برزخیہ کے حیات دینویہ ان کو حاصل ہے اور جس شخص نے حدیث مذکور میں جن وجوہ سے کلام کیا ہے وہ سب باطل و ناتمام ہیں۔" [مناظرہ احمدیہ: ۳۹]

سہسوانی صاحب کی ایک اور عبارت پڑھیے!

"پس جو شخص اور طبقات زمین میں چھ شخص مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بتاوے وہ شخص صحیح العقیدہ ہے اور یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین اور ائمہ محدثین بلکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لکون الحدیث مرفوعًا حکمًا.'' [مناظرہ احمدیہ:۴۴]

مناظرہ احمدیہ کی مذکورہ بالا عبارتوں سے ثابت امور اور ان پر تبصرہ درج ذیل ہے۔

۱......دوسری زمینوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل موجود ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی علماء تو مثل کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علی الاطلاق خاتم مانتے ہیں۔اس کے باوجود علی زئی صاحب اپنوں سے چپ سادھے ہوئے ہیں اور دیوبندی علماء پر فتویٰ بازی کر رہے ہیں!!

۲......حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے سات زمینوں والی حدیث کے انکار کرنے والے کو کافر کہا ہے۔مناظرہ احمدیہ کی درج ذیل عبارت بھی ملاحظہ فرمالیں:

''اس کے منکر کو اگر باقتدیٰ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کافر کہیں تو ہوسکتا ہے۔'' [مناظرہ احمدیہ:۲۶]

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے منکرین مذکورہ بالا عبارات کو بار بار پڑھیں۔

۳......حاکم اور بیہقی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو صحیح کہا ہے۔

۴......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لے کر ابن الضریس تک عبارت میں مذکور سارے برگزیدہ حضرات سات زمینوں والی حدیث میں درج مضمون کے قائل ہیں...اُن کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

۵......حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما میں مذکور عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین اور ائمہ محدثین بلکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا....جب یہ ساری مقتدر شخصیات حدیث ابن عباس میں درج مضمون کی قائل ہیں تو علی زئی صاحب وغیرہ منکرین کے پاس باقی کیا بچتا ہے؟

۶......حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی زمین پر اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

۵۴

حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو ماننے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار لازم نہیں آتا جیسا کہ اس کا اعتراف خود غیر مقلد علماء نے کیا ہے حوالہ جات آگے درج ہوں گے۔ان شاء اللہ۔

ان حوالہ جات کو درج کرنے سے پہلے ہم قارئین کو بتانا چاہتے ہیں کہ مخالف بھی مانتے ہیں کہ علمائے دیوبند خاص کر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ عقیدہ ختم نبوت کے قائل ہیں۔

قمرالدین سیالوی بریلوی کہتے ہیں:

''میں نے تحذیر الناس کو دیکھا، میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں، مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔ خاتم النبیین کے معنیٰ بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین [بریلویوں وغیرہ (ناقل)] کی سمجھ نہیں گئی۔ قضیہ ٔفرضیہ کو قضیہ واقعیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔'' [ڈھول کی آواز مؤلفہ کامل الدین رتو کالوی بحوالہ مقدمہ تحذیر الناس: ۲۸]

بریلویوں کے پیر کرم شاہ بھیروی نے کامل الدین رتو کالوی کو دو صفحات کا خط تحریر کیا۔ اس میں حضرت مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کا عقیدہ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مولانا خاتم النبیین کی صفت تخلیق فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ختم نبوت کے دو مفہوم ہیں ایک وہ ہے جہاں تک عوام کی عقل وخرد کی رسائی ہے اور دوسرا وہ ہے جسے خواص ہی خداداد نورِ فراست سے سمجھ سکتے ہیں۔ عوام کے نزدیک تو ختمِ نبوۃ کا اتنا ہی مفہوم ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور حضور کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا اور بے شک یہ درست ہے اس میں کسی کو کلام نہیں اور نہ کسی کو مجالِ شک ہے اور اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے اسی طرح خارج ہے جس طرح دوسری ضروریاتِ دین سے انکار کرنے والا لیکن اس کے علاوہ ختم نبوۃ کا دوسرا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ....''

[خط پیر کرم شاہ بھیروی قلمی:۱]

بھیروی صاحب نے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے بیان کردہ عقیدہ ختمِ نبوۃ کی تحسین کرتے ہوئے مزید لکھا:

''ختمِ نبوت کا یہ ہمہ گیر مفہوم جو مبداء اور مآل ابتداء اور انتہاء کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اگر امت مرزائیہ [اور بریلوی ٹولہ (ناقل)] کی علمی سطح سے بلند تر ہو تو اس میں کسی کا کیا قصور؟''

[خط پیر کرم شاہ بھیروی:۲]

بھیروی صاحب کے خط کا عکس ''مقدمہ تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس: ۳۰، ۳۱'' پر دیکھ سکتے ہیں۔

بھیروی صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتویؒ عقیدہ ختمِ نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباس بطورِ عبارت النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتویؒ ختمِ نبوت زمانی کو ضروریاتِ دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحت سے ذکر کیا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' [تحذیر الناس میری نظر میں: ۵۸]

بریلوی خطیب محمد شفیع اوکاڑوی نے علمائے دیوبند پر ختمِ نبوت کے انکار کا الزام لگایا تو محمود احمد میرپوری (سابق امیر جمعیت اہلِ حدیث یورپ) نے اس کے جواب میں کہا:

"علماء کی اس جماعت پر ختم نبوت کا منکر ہونے کا الزام لگا دیا، جن کی پیشانیاں ختم نبوت کے تحفظ کے لیے دی جانے والی قربانیوں سے منور ہیں اور جن کے قائدین نے تحریک ختم نبوت میں وہ عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے جو تاریخ کا ایک مستقل باب بن چکے ہیں، اور جنہیں اوکاڑوی صاحب [اور زبیر علی زئی غیر مقلد (ناقل)] جیسا کوئی پیشہ ور واعظ ہرگز نہیں مٹا سکتا۔"

[تلخ وشیریں: ۲۱ بحوالہ المہند الدیوبندی علی عنق المفتری: ۱۷۲]

مزید حوالہ جات بندہ نے اپنی کتاب "غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کو خراجِ تحسین" میں نقل کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب مجلہ "الفتحیہ احمد پور شرقیہ" میں قسط وار شائع ہو رہی ہے پچاس قسطیں شائع ہو گئی ہیں۔ والحمد للہ۔

مخالفین کے مذکورہ بالا حوالوں سے ثابت ہوا کہ علمائے دیوبند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کے قائل ہیں و الفضل ماشهدت به الاعداء .

اوپر حاشیہ: ۴۵۳ میں مذکور ہے کہ غیر مقلدین نے حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے مضمون کو تسلیم کیا ہے۔

پھر جب مخالف کی طرف سے اعتراض ہوا کہ اس روایت کو ماننے کی وجہ سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے تو انہوں نے اس کا جواب بھی تحریر کیا۔ علی زئی صاحب کے ہم نوا ذیل میں اس جواب کو ملاحظہ فرمائیں۔

امیر احمد سہسوانی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ کہ بہ نسبت جمیع سلاسل وعوالم کے۔ پس قائل اور مخلوقات کا اور زمینوں میں ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین ہونے حضرت افضل المرسلین کے نہیں۔" [مناظرہ احمدیہ: ۲۴]

مناظرہ احمدیہ کی عبارات میں جو یہ کہا گیا ہے کہ حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہما عقیدہ ختمِ نبوت کے خلاف نہیں یہ بات درست ہے باقی اُن عبارتوں کے ہر جملہ سے ہمارا اتفاق ضروری نہیں۔

سہسوانی صاحب آگے کہتے ہیں:

"خاتم النبیین میں جمع محلی باللام ہے اور مراد اس سے یہاں وہ انبیاء ہیں کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت افضل المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین تک مخلوق ہوئی۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاتم ان کے ہیں اور اعتراض معترض کا ہذیان بین البطلان ہے۔" [مناظرہ احمدیہ: ۲۵]

"اعتراض معترض کا ہذیان بین البطلان ہے" جملہ پر نگاہ رہے۔

سہسوانی صاحب مزید فرماتے ہیں:

''پس ایسے امر صاف کو موجب انکار ختمِ نبوت حضرت خاتم النبیین سمجھنا بجز سفاہت کے اور کیا ہے۔'' [مناظرہ احمدیہ:۲۶]

علی زئی صاحب وغیرہ منکرین کا مقام لفظ ''سفاہت'' سے سمجھا جاسکتا ہے۔

آگے پڑھیے!:

''اگر یہ روایت خدانخواستہ مخالف عقائد مسلمین اور کفر ہوتی تو حضرت ابن عباس اس کو کیوں روایت کرتے اور محدثین متقدمین اور متاخرین اس کو کیوں روایت کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے۔''
[مناظرہ احمدیہ:۴۴]

امام آلِ غیر مقلدیت وحید الزمان نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر بحث کرتے ہوئے لکھا:

''اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُن زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں۔'' [لغات الحدیث:۲/۲۸،س]

علی زئی صاحب تو حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مضمون کو ''عقیدہ ختم نبوت'' کے متصادم قرار دے رہے ہیں جب کہ اس کے بالمقابل غیر مقلدین کے شائع کردہ رسالہ ''مناظرہ احمدیہ'' میں کسی ''مولوی شریف احمد'' کا بیان درج ہے جس میں حدیثِ ابنِ عباس کے مخالف کو ''منکرِ ختمِ نبوت'' کہا ہے۔

ملاحظہ ہو:

''منکر اس کا در حقیقت منکر خبر آنحضرت ہے اور غیر مصدق اس کا اور بقول توربشتی آپ کے مستند کے ایسا شخص معتقدِ نبوت آنحضرت نہیں ہے اور وہ منکر ختم نبوت ہے'' [مناظرہ احمدیہ:۴۶]

نوٹ

۱......علمائے دیوبند کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاطلاق خاتم ہیں یعنی اس زمین کے بھی اور دوسری زمینوں کے بھی۔ جب کہ دوسری زمینوں میں خاتم صرف اپنی اپنی زمین کے خاتم ہیں۔ جیسا کہ حاشیہ:۴۵۲ میں مذکور ہوا۔ لہٰذا یہ کہنا صحیح نہیں کہ دیوبندیوں کے نزدیک ہر زمین میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین جیسے خاتم النبیین ہیں۔

۲......علی زئی صاحب نے حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت شدہ مضمون کو ''غلط اور گندا'' کہہ تو دیا ہے مگر اسے دلائل سے غلط اور گندا ثابت نہیں کر سکے۔

علی زئی صاحب نے اس عقیدہ کے گندا ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس سے عقیدہ ختم نبوت پر زَد آتی ہے جب کہ خود آلِ غیر مقلدیت نے گواہی دے دی ہے کہ اس سے عقیدہ ختمِ نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا

دیکھئے حاشیہ:۴۵۴

۳......ہم نے غیر مقلدین کے حوالے اوپر نقل کر دیئے ہیں کہ وہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مضمون کو قبول کیے ہوئے ہیں۔ دیکھئے حاشیہ:۴۵۳

اگر علی زئی صاحب اس حدیث کے مضمون کو گندا عقیدہ قرار دیتے ہیں تو ان کے آلِ غیر مقلدیت گندا عقیدہ کے حامل ٹھہرتے ہیں۔

فائدہ:

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر بحث کرتے ہوئے آخر میں دو باتیں اتمامًا للفائدہ عرض کی جاتی ہیں۔

ا......بعض لوگ حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت اسرائیلیات سے لی ہے۔

شریف احمد صاحب نے اس کا جواب دیتے ہوئے دو وجوہ سے اس اعتراض کو باطل کہا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں:

"دو وجہ سے باطل ہے اول: ابن عباسؓ ان صحابہ میں نہیں ہیں جو اسرائیلیات سے لیتے تھے مانند عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن عمرو...دوم نبی کنبیکم میں تصریح نبوت آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اگر اسرائیلیات میں یہ ہوتا تو اسرائیلیوں کو انکارِ نبوت آنحضرت سے کیونکر ہو۔" [مناظرہ احمدیہ:۴۶]

۲......مناظرہ احمدیہ میں حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما پر بحث کرتے ہوئے مخالف سے سوال کیا گیا ہے:

"جو جو شخص حدیثِ مذکور کو نقل کرتے آئے ہیں مثل حضرت ابن عباس اور ابوالضحیٰ اور عطاء بن سائب اور حاکم اور بیہقی اور جلال الدین سیوطی وغیرہم وہ آپ کے نزدیک کافر تھے یا مسلمان اور جو اُن کو کافر کہے وہ آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ ہے یا فاسد العقیدہ اور آپ کا یہی عقیدہ ہے یا نہیں"

[مناظرہ احمدیہ:۴۴]

مناظرہ احمدیہ کی طباعت کے وقت موجود مخالف کی طرح دَورِ حاضر کے مخالفین یعنی علی زئی صاحب کے ہم عقیدہ لوگوں سے بھی مذکورہ بالا سوال ہوسکتا ہے۔ (جاری ہے۔۔۔)

☆......☆......☆......☆

کلمہ ٔ شکر: رسالہ "مناظرہ احمدیہ" کی کاپی مجھے حضرت مولانا ابوایوب قادری حفظہ اللہ (جھنگ) نے ارسال کی، اس تعاون پر میں ان کا شکر گزار ہوں جزاھم اللہ ۔ (رب نواز عفی عنہ)

☆......☆......☆......☆

مسئلہ امکانِ نظیر اور آلِ غیر مقلدیت

(......قسط:۲......)

زبیر علی زئی:

اس غلط اور گندے [۵۶] عقیدے کے علاوہ دوسرے دوعقیدے [۵۷] درج ذیل ہیں:

۱: اللہ کو قدرت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیدا کر سکے۔

۲: اللہ تعالیٰ کو قدرت تو ہے، لیکن وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیدا نہیں کرے گا۔

آلِ دیوبند کے نزدیک بھی قابلِ احترام [۵۸] میاں نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ نے ان دو عقیدوں میں سے پہلے عقیدے [۵۹] کو گمراہی اور بدعت قرار دیا ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ نذیریہ: ۵۳/۱)

راقم الحروف نے جس امکانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط اور گندا قرار دیا ہے، وہ ان دو عقیدوں کے علاوہ تیسرا عقیدہ [۵۹] ہے، جسے اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔

میاں صاحب کی عبارت میرے [۶۰] خلاف نہیں، لہٰذا رب نواز دیوبندی کا اسے پیش کر کے بغلیں بجانا [۶۱] غلط ہے۔

الجواب:

۵۶ؔ علی زئی صاحب جس عقیدہ کو غلط اور گندا کہہ رہے ہیں وہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مضمون ہے کہ سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی جیسا نبی ہے۔ اس پر بحث پچھلے حواشی (حاشیہ: ۴۵۱ وغیرہ) میں گزر چکی ہے۔

علی زئی صاحب اسے غلط اور گندا عقیدہ ثابت نہیں کر سکے، خود آلِ غیر مقلدیت کا بھی یہی عقیدہ ہے بلکہ انہوں نے اس پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔ دیکھئے حاشیہ: ۱۵۱ تا ۴۵۵

۵۷ؔ ان دو عقیدوں میں سے پہلا عقیدہ بریلویوں کا ہے جب کہ دوسرے عقیدہ کے قائل علمائے دیوبند ہیں۔ یعنی بریلوی لوگ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ ﷺ کی مثل بنانے پر قادر نہیں مانتے اور دیوبندی قادر تسلیم کرتے ہیں۔ یہاں علی زئی صاحب کو بتانا چاہیے تھا کہ وہ ان دو عقیدوں میں سے کون سا عقیدہ مانتے ہیں؟

۵۸ؔ یہ تو دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک میاں نذیر حسین دہلوی قابلِ احترام ہے مگر اس کی دلیل کیا ہے؟

نیز یہ بھی بتلایا جائے میاں صاحب کا احترام اس کے غیر مقلد ہونے کی وجہ سے ہے یا محض انسان ہونے کی حیثیت سے؟

۴۵۹ وہ عقیدہ ذیل کے فتویٰ میں درج ہے۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

''سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس باب میں کہ: زید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت نہیں کہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کر سکے، اور عمرو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت تو ہے مگر موافق اپنے وعدہ کے پیدا نہ کرے گا۔ ان دونوں میں کون سچا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ زید اپنے قول میں جھوٹا ہے اور دعویٰ اس کا خلاف عقائد مسلمین ہے، اور عمرو اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور اعتقاد اس کا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے ہے، اور اعتقاد زید کا گمراہی ہے، ایسے شخص کو گمراہ اور اہلِ بدعت سے سمجھنا چاہیے، ایسے شخص کے کفر اور عدمِ کفر میں علماء مختلف ہو رہے ہیں، اور قریب کفر کے ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب، حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ'' [فتاویٰ نذیریہ: ۵۳/۱]

محمد قطب الدین، خواجہ ضیاء الدین، محمد اسد علی اور حفیظ اللہ نے اس فتویٰ کی تائید فرمائی ہے۔ گویا یہ فتویٰ غیر مقلدین کے پنج تن حضرات کا مصدقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور نظیر پیدا کرنے پر قادر ماننا امکانِ نظیر کہلاتا ہے جیسا کہ اس کا اعتراف غیر مقلدین نے کیا ہے۔ دیکھئے! حاشیہ: ۴۶۰۔

جب علی زئی صاحب نے امکانِ نظیر کو گندا عقیدہ قرار دیا تو ان سے سوال ہوا کہ غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی بھی امکانِ نظیر کے قائل ہیں کیا آپ انہیں بھی گندے عقیدے کا حامل کہیں گے؟

علی زئی صاحب نے اس مشکل سے پلہ چھڑانے کے لیے کہہ دیا کہ سات زمینوں والے عقیدے کو میں نے گندا کہا ہے، میاں صاحب کے بیان کردہ مذکورہ بالا عقیدے کو گندا نہیں لکھا۔

مگر سچی بات ہے کہ علی زئی صاحب اپنی جماعت کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی کے دفاع سے بالکل عاجز رہے ہیں۔

۱۔ علی زئی صاحب نے امکانِ نظیر کی تشریح اس طرح کی ہے:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم مثل ونظیر ممکن ہے۔'' [اوکاڑوی کا تعاقب: ۸]

اس تعریف کے بعد میاں صاحب کا عقیدہ ملاحظہ ہو وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل پیدا کرنے پر اللہ کو قدرت ہے جیسا کہ اوپر منقول ہوا۔

جب مثل پیدا کرنے پر اللہ قادر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر و مثل ممکن ہوئی۔

۲۔علی زئی صاحب نے لکھا:

”بریلوی و دیوبندی اختلاف کا نقطۂ آغاز اس وقت شروع ہوا جب دیوبندیوں نے امکانِ نظیر (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم مثل و نظیر ممکن ہے!!) کا مسئلہ چھیڑا“ [اوکاڑوی کا تعاقب:۸]

پہلی بات یہ ہے کہ امکانِ نظیر کا مسئلہ بریلوی و دیوبندی اختلاف سے پہلے کا ہے، جیسا کہ آگے آئے گا، اِن شاء اللہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ بریلوی لوگ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل پیدا کرنے پر قادر نہیں مانتے۔ اُنہوں نے اپنا یہ عقیدہ متعدد کتابوں میں تحریر کیا ہوا ہے۔ مثلاً بریلویوں کی کتاب ”خطبات کاظمی“ میں لکھا ہے:

”جو چیز محال ہے یعنی نہیں ہو سکتی وہ اپنی ذات میں عیب دار اور ناقص ہونے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ تحت قدرت باری تعالیٰ ہو سکے مثلاً... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر پیدا کرنا ان سب باتوں کے لیے ضروری ہے کہ تحت قدرت باری تعالیٰ نہ ہو“ [خطباتِ کاظمی:۴/۷۹ اسید احمد کاظمی شاہ بریلوی]

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ نے لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل بنانے پر قادر ہے۔ [تقویۃ الایمان:۳۵]

بریلوی مؤلف نے شاہ صاحب کے مذکورہ بالا عقیدہ کا نہ صرف رَد کیا بلکہ اسے بارگاہِ نبوت کی گستاخی قرار دیا۔ [اطیب البیان:۲۵۴]

علی زئی صاحب نے دعویٰ کیا کہ بریلوی و دیوبندی اختلاف کا نقطہ آغاز مسئلہ امکانِ نظیر کی وجہ ہوا یعنی دیوبندی امکانِ نظیر کے قائل تھے اور بریلوی اس کے انکاری رہے۔ اور اوپر مذکور ہوا کہ بریلوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر پر اللہ کو قادر نہیں مانتے جب کہ دیوبندی اللہ کو قادرِ مطلق تسلیم کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا یہ اختلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کو قادر ماننے اور نہ ماننے کا ہے۔ قادر ماننا ”امکانِ نظیر“ کہلاتا ہے اور قادر نہ تسلیم کرنے کو امتناعِ نظیر کہتے ہیں۔

میاں صاحب بھی چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر پیدا کرنے پر اللہ کو قادر مانتے ہیں، اس لیے وہ امکانِ نظیر کے قائل ٹھہرے۔

۳۔اگر علی سبیل التنزل مان لیں کہ علی زئی صاحب نے صرف سات زمینوں والے مضمون کو ہی گندا عقیدہ کہا ہے تو بھی میاں صاحب علی زئی فتویٰ کی زد سے نہیں بچ سکتے کیونکہ میاں صاحب اس مضمون کو تسلیم کیے ہوئے ہیں۔ فتاویٰ نذیریہ میں سید امیر احمد سہسوانی غیر مقلد کا فتویٰ ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''ابنِ جریر نے شعبہ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحیٰ عن عباس اس آیت [ومن الارض مثلھن ،اور زمینیں بھی اتنی ہی ہیں] کی تفسیر میں نقل کیا ہے...ابن عباس ؓ نے فرمایا ہر زمین میں ابراہیم جیسا پیغمبر ہے اور اسی طرح ہر زمین میں مخلوق ہے اس کو اس نے مختصر روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے اور اس کو حاکم اور بیہقی نے عطاء بن السائب عن ابی الضحیٰ کے طریق سے مفصل روایت کیا ہے، اور اس کی ابتدا اس طرح ہے یعنی سات زمینیں ہیں، ہر زمین میں آدم ہے تمہارے آدم جیسا، اور نوح ہے تمہارے نوح جیسا، اور ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم جیسا، اور عیسیٰ ہے تمہارے عیسیٰ جیسا اور نبی ہے تمہارے نبی جیسا۔'' [فتاویٰ نذیریہ:۱/۶۶]

اس فتویٰ کے آخر میں لکھا ہے:

''موافق قاعدہ محدثین کے یہ حدیث حکماً مرفوع ہے۔'' [فتاویٰ نذیریہ:۱/۶۷]

اس فتویٰ کی میاں صاحب، سید محمد اسد علی، محمد حسین اور سید شریف حسین نے تصدیق کی ہے۔

چونکہ میاں صاحب سات زمینوں والی حدیث کی تصدیق کیے ہوئے ہیں اس لیے وہ علی زئی فتویٰ کی زَد میں آکر گندے عقیدہ کے حامل ٹھہرے۔

امامِ آلِ غیر مقلدیت وحید الزمان نے بھی سات زمینوں والی حدیث کو قبول کیا ہے جیسا کہ حاشیہ :۴۵۴ میں ''لغات الحدیث:۲/۸۸،س'' کے حوالہ سے مذکور ہوا۔ سید امیر احمد سہسوانی غیر مقلد نے سات زمینوں والی حدیث کے اثبات میں مناظرہ کیا جو مستقل رسالہ کی شکل میں ''مناظرہ احمدیہ'' کے نام سے شائع ہے۔ اس رسالہ ''مناظرہ احمدیہ'' کا ذکرِ خیر غیر مقلدین کی کتابوں میں موجود ہے۔

[تراجم علمائے حدیث ہند:۲۴۶، چمنستانِ حدیث:۷۹]

کیا کسی غیر مقلد میں ہمت ہے کہ وہ سات زمینوں والی حدیث کو قبول کرنے والے اپنے اُن اکابر کو گندے عقیدہ کا حامل کہے!!!

۴۶۰ کیوں خلاف نہیں؟ علی زئی صاحب نے کہا ''امکانِ نظیر'' گندا عقیدہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل پیدا کرنے پر قادر ماننا امکانِ نظیر ہے یا نہیں؟

عرض ہے کہ خود آلِ غیر مقلدیت کو اعتراف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کو قادر بتانا امکانِ نظیر کہلاتا ہے۔

چنانچہ محمد خالد سیف صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''انہوں [فضلِ حق خیر آبادی (ناقل)] نے اس قسم کے اعتراضات پر مشتمل ''امتناع النظیر'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ امام [شاہ اسماعیل شہید (ناقل)] صاحبؒ نے اس کے جواب میں ''امکان النظیر'' کے نام سے ایک ہی مجلس میں نہایت متانت، سنجیدگی اور دلائلِ عقلیہ ونقلیہ سے مدلل بزبانِ فارسی ایک

رسالہ لکھا جو کہ ''یک روزہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔آپ نے فرمایا کہ قدرت ایک علیحدہ صفت ہے اور تکوین یعنی بنانا ایک دوسری صفت ہے،سو وجودِ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدرتِ الٰہی کے تحت داخل ہے، تکوین کے تحت نہیں تاکہ اس کا وقوع لازم آئے۔ ''تقویۃ الایمان'' کے اس مقام پر بھی یہی ثابت کرنا مقصود ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل پیدا کرنے پر قادر ہے اور یہ مقصود نہیں کہ وہ مثلِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرے گا۔'' [تذکرہ شہید:۲۳۶ مکتبہ غزنویہ لاہور]

محمد اسحاق بھٹی صاحب غیر مقلد نے شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے رسالہ ''یک روزی'' کا تعارف کراتے ہوئے لکھا:

''یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے اور اس میں تقویۃ الایمان پر مولانا فضل حق خیر آبادی کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ایک دن شاہ اسماعیل نماز کے لیے مسجد جا رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص نے ان کو مولانا فضل حق خیر آبادی کا ایک رسالہ دیا،جس میں تقویۃ الایمان پر اعتراضات کیے گئے تھے اور مسئلہ امکانِ نظیر سے متعلق شاہ صاحب کے نقطۂ نظر کی تردید کی گئی تھی۔'' [فقہائے پاک و ہند:۱۹۹/۳]

امام خان نوشہروی غیر مقلد نے سید امیر احمد غیر مقلد کے حالات میں لکھا:

''آپ نے فاضل خیر آبادی کی کتاب کی تردید میں ''نقض الأباطيل في الذب عن الشيخ إسماعيل ''،لکھی۔مضمون امکانِ نظیر تھا،جس کا جواب مولانا عبد الحق بجز سکوت کے نہ دے سکے۔''

[تراجم علمائے حدیث ہند:۲۴۵ مکتبہ اہلِ حدیث ٹرسٹ کراچی]

علی زئی صاحب کے استاذ محمد عطاء اللہ حنیف غیر مقلد لکھتے ہیں:

''تقویۃ الایمان پر اعتراضات مولانا فضلِ حق خیر آبادی مرحوم کو بھی تھے مثلاً وہ جو بعد میں ''مسئلہ امکانِ و امتناعِ نظیر'' عنوان پا گیا۔'' [تصدیر اکمل البیان:۱۸]

ان عبارتوں میں شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے عقیدہ امکانِ نظیر کا تذکرہ ہے اور اُن کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ چاہے تو ایک ہی آن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کئی نبی پیدا کر دے۔ [تقویۃ الایمان:۳۵]

حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل بنانے پر قادر ماننے کو عقیدہ امکانِ نظیر کہتے ہیں اور میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔جب علی زئی صاحب نے امکانِ نظیر کو گندا عقیدہ کہا تو میاں صاحب گندے عقیدے کے حامل ٹھہرے۔مزید دیکھئے حاشیہ:۴۵۹

۴۶۱ بغلیں بجانا تو نازیبا حرکت ہے،بندہ نے نہ پہلے بغلیں بجائیں اور نہ آئندہ ایسے کرے گا۔ان شاء اللہ۔ہاں یہ دعویٰ ضرور ہے کہ غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی ''امکانِ نظیر'' عقیدہ رکھتے تھے۔

علی زئی صاحب نے سات زمینوں والی حدیث کے مضمون کو "امکان نظیر" قرار دیا ہے... عرض ہے کہ اسی حدیث کو میاں صاحب بطورِ عقیدہ قبول کیے ہوئے ہیں۔[فتاویٰ نذیریہ:۱/۶۷]

علی زئی صاحب کی عبارت میں بغلیں بجانے سے مراد اگر خوش ہونا ہے تو ہماری خوشی بجا ہے کہ ہم میاں صاحب کو امکانِ نظیر عقیدہ کا حامل قرار دینے میں کامیاب رہے ہیں اور میاں صاحب کی طرف سے سات زمینوں والی حدیث کو قبول کر لینے کے بعد علی زئی صاحب کے ہمنواؤں کے لیے بغلیں بجانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔اس لئے سات زمینوں والی حدیث کے حوالہ کے بعد ان کی طرف سے بغلیں بجانا فضول ہوگا۔ (جاری۔۔۔)

مسئلہ امکانِ نظیر اور آلِ غیر مقلدیت

قسط:۳

زبیر علی زئی:

"آلِ دیوبند کے پسندیدہ[۴۶۲] وحید الزمان (غیر اہلِ حدیث[۴۶۳]) کا اہلِ حدیث کے خلاف ہر حوالہ غلط[۴۶۴] ہے۔"

الجواب:

۴۶۲

وحید الزمان صاحب دیوبندیوں کے پسندیدہ کیسے ہیں؟ کوئی حوالہ؟ نیز جس معیار کی بناء پر انہیں دیوبندیوں کا پسندیدہ کہا ہے، وہ معیار پیش کیا جائے تا کہ اس کے ذریعہ سے جانچا جا سکے کہ علمائے احناف و دیوبند غیر مقلدین کے ہاں پسندیدہ شمار ہوتے ہیں یا نہیں؟

وحید الزمان کے تراجم:

دیوبندیوں کے ہاں وحید الزمان کے پسندیدہ ہونے کی علی زئی صاحب نے یہاں کوئی دلیل نہیں دی، البتہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"دیوبندیوں کے نزدیک وحید الزمان کا ترجمہ پسندیدہ ہے محمد یحییٰ صدیقی، داماد شبیر احمد عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں: چنانچہ طے ہوا کہ مولانا وحید الزمان کا اردو ترجمہ دوسرے کالم میں دیا جائے...."

[توضیح الاحکام ۲/۴۲۹]

علی زئی دلیل کا حاصل یہ ہے کہ وحید الزمان کے ترجمہ بخاری کو پسند کیا گیا ہے۔

عرض ہے کہ جس کسی دیوبندی نے وحید الزمان کے ترجمہ بخاری کو شائع کرنا پسند کیا اُس نے محض حسنِ ظن کی بناء پر ایسا کیا ورنہ اس ترجمہ کو غور سے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ وحید الزمان نے جہاں کہیں بخاری کی حدیث کو اپنے خلاف پایا تو وہاں ڈنڈی مارنے کی کوشش کی ہے، مثلاً:

مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق بخاری میں حدیث ہے:

قال فی الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة. [بخاری]

وحید الزمان نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا:

"تیسری باریوں فرمایا: جو کوئی چاہے، آپؐ نے بُرا جانا کہ لوگ اس کو لازمی سمجھ لیں۔"

[تیسیر الباری:۱۹۱/۲]

وحید الزمان صاحب نے "سنة" کا معنیٰ "لازمی" کیا ہے۔اگر "سنة" کا معنیٰ سنت کرتے تو ترجمہ یوں ہوتا:

"آپؐ نے بُرا جانا کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے سنت بنا لینے کو بُرا خیال کیا ہے جب کہ غیر مقلدین کے ہاں یہ دو رکعتیں سنت ہیں،اس لیے وحید الزمان صاحب نے مسلک کے دفاع میں "سنة" کا معنیٰ "لازمی" کیا ہے۔

وحید الزمان صاحب نے حدیثِ بخاری درج کی جس کا آخری حصہ یہ ہے:

"فركبت البحر زمان معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت."

پھر اس کا ترجمہ یوں کیا:

"پھر ایسا ہوا ام حرام (مجاہدین کے ساتھ) سمندر پر سوار ہوئیں جب سمندر پار ہوئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر مر گئیں۔" [تیسیر الباری:۱۹۳/۸]

وحید الزمان صاحب کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے خاص کر بغض ہے اس لیے "زمان معاوية" کا ترجمہ چھوڑ دیا۔

یہ بھی ذہن میں رہے کہ بخاری وغیرہ کتبِ حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن غیر مقلد نے وحید الزمان صاحب سے کرایا اور اس دَور میں پچاس روپے کی خطیر رقم ماہانہ بطورِ معاوضہ دیتے رہے۔

[نواب صدیق حسن کی خدماتِ حدیث:۱۴۶]

اسی بات کا اعتراف خود وحید الزمان نے بھی کیا ہے۔چنانچہ وہ نواب صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"خدمتِ ترجمہ صحاح ستہ کی مفوّض فرمائی اور واسطے گزراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔" [مؤطا امام مالک مترجم:۱۵]

یعنی نواب صاحب غیر مقلد کے حکم پر وحید الزمان نے بخاری کا ترجمہ کیا اور ان کے وظیفہ پر وہ پلتے رہے۔بلکہ بعد والے غیر مقلدین نے ان تراجم کو اہلِ حدیث خدمات میں شمار کرتے ہوئے اُن کی مدح سرائی کی ہے۔مثلاً دیکھئے ارشاد الحق اثری غیر مقلد کی کتاب "پاک و ہند میں علمائے اہلِ حدیث کی خدماتِ حدیث:۸۳"

داؤد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"علامہ وحید الزمان ... نے کتبِ حدیث کے تراجم کر کے ایک بہترین خدمت سرانجام دی۔" [حدیث اور اہلِ تقلید: ۲۱۳/۱]

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"ان کے تراجم تو مستند ہیں۔" [تحفہ حنفیہ: ۳۹۰]

کوئی دیوبندی وحید الزمان کا ترجمۂ بخاری شائع کرنا پسند کرے تو علی زئی صاحب کے ہاں وحید الزمان دیوبندیوں کا پسندیدہ بن جاتا ہے۔ غیر مقلدین اُن سے ترجمہ کرائیں، انہیں وظیفہ جاری کریں، ان کے تراجم کو مستند قرار دے کر انہیں بہترین خدمت کہیں، انہیں اہلِ حدیث بتائیں، اور وہ خود بھی اہلِ حدیث کہلائیں تو اس سب کچھ کے باوجود وہ غیر مقلدین کے پسندیدہ کیوں نہیں؟

نیز اگر ترجمہ پسند کرنے سے مترجم دیوبندیوں کا "پسندیدہ" کہلایا ہے تو عرض ہے کہ علمائے احناف اور علمائے دیوبند کے تراجم کو غیر مقلدین پسند کر چکے ہیں، کیا وہ غیر مقلدین کے پسندیدہ شمار ہوں گے؟

امام خان نوشہروی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"قرآن کریم کا اردو ترجمہ جو اپنی اولیت واولویت میں اتنا اہم ہے کہ اگر اُردو زبان میں قرآن مجید نازل ہوتا تو انہیں محاورات کے لباس میں آراستہ ہوتا جن کی رعائت مولانا شاہ عبد القادر صاحب [حنفی، (ناقل)] نے اس ترجمہ میں پیشِ نظر رکھی ہے۔" [تراجم علمائے حدیث ہند: ۶۴]

اسحاق بھٹی صاحب غیر مقلد نے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کو "تفسیر قرآن میں یکتا" قرار دیا ہے۔ [ہفت روزہ خدام الدین، امام الاولیاء حضرت لاہوری نمبر: ۲۶۲]

غیر مقلدین نے علمائے دیوبند کے نہ صرف تراجم کو پسند کیا بلکہ ان کے عقیدہ، عمل، علم، تقویٰ، خلوص، تصنیف، تدریس، تبلیغ، اخلاق اور تصوف وغیرہ بہت سی خوبیوں کو سراہا ہے۔ حوالہ جات بندہ کی کتاب "غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کو خراجِ تحسین" میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ کتاب مجلّہ "الفتحیہ" احمد پور شرقیہ میں قسط وار شائع ہو رہی ہے، باون (۵۲) قسطیں شائع ہو چکی ہیں الحمد للہ۔

۶۳

وحید الزمان صاحب کا مسلک دیگر غیر مقلدین اور خود اُن کے اپنے اعتراف کے مطابق اہلِ حدیث، سلفی اور ترکِ تقلید تھا۔ دیکھئے ہماری اسی کتاب کا حاشیہ ۹۹، ۱۰۱ وغیرہ۔ چند حوالہ جات یہاں بھی ملاحظہ فرمالیں۔

رئیس محمد ندوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’سلفی عالم نواب وحید الزماں‘‘ [ضمیر کا بحران:۲۱۶]

عتیق امجد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’مولانا وحید الزمانؒ (متوفی ۱۳۳۸ھ) پہلے متعصب حنفی المذہب تھے۔ تحقیق کے بعد نہ صرف کتاب وسنت سے وابستہ ہوگئے بلکہ کتاب وسنت کے داعی بن گئے اور تقلید کی بجائے اتباعِ سنت کا مشرب اختیار کرلیا۔‘‘ [نواب صدیق حسن کی خدماتِ حدیث:۱۴۶]

داؤد اَرشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’علامہ وحید الزمان علم حدیث میں تبحر رکھتے تھے۔‘‘ [حدیث اور اہلِ حدیث:۱/۱۴۷]

غیر مقلدین کے ہاں ’’تبحر عالم‘‘ غیر مقلد ہی ہوتا ہے، رہا مقلد تو اسے وہ جاہل قرار دیتے ہیں۔

علی زئی صاحب نے یہاں وحید الزمان کو ’’غیر اہلِ حدیث‘‘ کہا۔ حالانکہ ان کی اس تحریر سے کافی عرصہ پہلے وحید الزمان کی غیر مقلدیت پر غیر مقلدین کی تیس سے زائد گواہیاں ہم اپنی اسی کتاب ’’زبیر علی زئی کا تعاقب‘‘ میں پیش کرچکے تھے۔ علی زئی صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ ان کا جواب دیتے۔ مگر انہوں نے جواب دینے کی بجائے وہی رٹا رٹایا جملہ ’’وحید الزمان غیر اہلِ حدیث‘‘ لکھ دیا اور ان کے غیر اہلِ حدیث ہونے پر دلیل کوئی نہیں دی۔

علی زئی صاحب کے ہاں امکانِ نظیر کا عقیدہ ’’گندہ‘‘ ہے، اس کا قائل آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ جب کہ وحید الزمان صاحب امکانِ نظر کا عقیدہ رکھتے ہیں بلکہ مخالف کو بے وقوف اور قرآن وحدیث سے بے بہرہ کہتے ہیں۔ [رفع العجاجة عن سنن ابن ماجه:۱/۳۹۹]

علی زئی صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ برملا کہہ دیتے کہ وحید الزمان گندے عقیدہ کا حامل ہے اور وہ آخرت میں عذابِ الٰہی کا شکار ہوگا۔ مگر وہ صرف یہ کہہ کر آگے نکل گئے کہ وحید الزمان غیر اہلِ حدیث تھا۔

اب بھی جو غیر مقلدین علی زئی صاحب کے ہم نوا ہوں، وہ وحید الزمان (چاہے اس کا کوئی مسلک بھی ہو) کو بدعقیدہ اور اُخروی مجرم کہنے کی ہمت کریں۔

۶۴

کیوں غلط ہے؟ غیر مقلدین کہا کرتے ہیں کہ امت کا کوئی بھی فرد ہو اس کی بات غلط ہوسکتی ہے اور غلط بات کو رد کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر وحید الزمان غیر مقلدین کی غلط باتوں پر نکیر کرے تو اسے اس کا حق کیوں نہیں؟

جس طرح علی زئی صاحب نے یہ لکھا کہ اہلِ حدیث کے خلاف وحید الزمان کا ہر حوالہ غلط ہے،

اسی طرح یہ بھی لکھ دیتے کہ اہلِ حدیث کی تائید میں بھی وحید الزمان جو لکھے وہ مردود ہے۔

امکانِ نظیر کے اثبات میں وحید الزمان متفرد نہیں کہ ان کے حوالہ کو "غلط" کہہ کر جان چھڑالی جائے بلکہ میری معلومات اور یادداشت کے مطابق علی زئی صاحب سے پہلے سارے غیر مقلدین امکانِ نظیر کے قائل رہے ہیں تو اُن سب کے بارے میں کیا جواب ہوگا؟

وحید الزمان صاحب کا غیر مقلدین کے خلاف ہر حوالہ علی زئی صاحب کے ہاں غلط ہے مگر یہ بتادیا ہوتا کہ علی زئی صاحب کا جو حوالہ غیر مقلدین کے خلاف ہو وہ بھی غلط ہوگا؟

مثلاً عبدالرحمٰن مبارک پوری سے لے کر محمد خبیب اثری تک غیر مقلدین و اذا قرأ فانصتوا حدیثِ نبوی کو ضعیف کہتے چلے آئے جب کہ علی زئی صاحب نے اس حدیث کی صحت پر مستقل مضمون لکھا۔

[علمی مقالات:۲/۲۲۹تا۲۶۵]

طویل عرصہ سے غیر مقلدین لکھتے آرہے ہیں کہ قربانی کے چار دن ہیں مگر ان سب کے خلاف علی زئی صاحب نے فتویٰ دیا کہ قربانی کے تین دن ہیں۔[توضیح الاحکام:۲/۱۷۵]

برس ہا برس سے غیر مقلدین دعویٰ کرتے آئے ہیں کہ چار دن قربانی کے قائل متعدد صحابہ کرام ہیں۔جب کہ علی زئی صاحب نے ان کی تردید کرتے ہوئے کہا:

"صحابہ میں سے کسی ایک صحابی سے بھی قربانی کے چار دن ثابت نہیں۔"[علمی مقالات:۴/۳۴۵]

عزیز الرحمٰن مراد آبادی سے لے کر دورِ قریب تک سارے غیر مقلد امکانِ نظیر کو حق کہہ کر شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا دفاع کرتے آئے مگر علی زئی صاحب ان کے خلاف امکانِ نظیر کو گندہ عقیدہ کہہ کر قائل کو عذابِ آخرت کی وعید سناتے ہیں۔

عبداللہ غزنوی سے لے کر ماضی قریب تک غیر مقلدین کشف والہام کو مانتے آئے ہیں مگر علی زئی صاحب نے کشف والہام کو علم غیب کا نام دے کر رد کردیا ہے۔[توضیح الاحکام:۲/۸۷]

محمد جونا گڑھی سے لے کر رئیس محمد ندوی تک غیر مقلدین سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر حدیثیں بھلا دینے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔مگر علی زئی صاحب نے اُن کی طرف حدیثیں بھلانے کی نسبت کرنے کو "گستاخی" قرار دیا ہے۔[الحدیث شمارہ:۳۸]

میاں نذیر حسین دہلوی کے زمانہ سے لے کر عبدالرؤف سندھو تک غیر مقلدین لکھتے چلے آئے ہیں کہ منی پاک ہے مگر علی زئی صاحب نے ان سب کے خلاف منی کے نجس ہونے کا فتوی دیا ہے۔

[توضیح الاحکام:۱/۲۱۲]

غیر مقلدین کے خلاف علی زئی تفردات کی طویل فہرست میرے پیشِ نظر ہے، نمونہ کے لیے

اتنا کچھ کافی ہے جو اُوپر لکھ دیا۔

اب کوئی ایسا اصول ومعیار بتایا جائے کہ غیر مقلدین کے خلاف وحید الزمان کا تو ہر حوالہ مردود قرار پائے اور علی زئی کا حوالہ اپنوں کے خلاف ہو تو وہ حدیث کی خدمت کہلائے؟

علی زئی صاحب تو اہلِ حدیث کے خلاف وحید الزمان کے حوالہ جات کو غلط کہتے ہیں جب کہ دوسرے غیر مقلد اُنہیں بڑا مان کر ان کے ایسے حوالوں کو اصاغر اہلِ حدیث کی اصلاح قرار دیتے ہوئے اس عمل کو قابلِ تعریف کہتے ہیں۔

رئیس محمد ندوی غیر مقلد، وحید الزمان صاحب کے ایک حوالہ کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بات صرف اتنی ہے کہ نواب وحید الزماں نے ان بعض اہلِ حدیث لوگوں پر یہ تنقید کی ہے جو ترکِ تقلید کے دعوے دار ہونے کے باوجود بے جا طور پر موقف ابن تیمیہ وغیرہ کی حمایت میں سرگرمی دکھاتے ہیں انہیں نواب وحید الزمان نے یہ سمجھایا کہ یہ بے جا حمایت کسی کی بھی نہیں ہونی چاہیے کیا اپنی جماعت کے بعض لوگوں کو بعض غلط روش سے روکنا بھی مذہب اہلِ حدیث کے عیوب میں سے ہے؟ اور کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ بعض اہلِ حدیث لوگ اپنی جماعت و مذہب کے اصول کے خلاف محض جوش کی وجہ سے بعض اہلِ حدیث علماء کی بے جا حمایت پر مستعد رہیں؟'' [ضمیر کا بحران:۲۱۶]

داؤد اَرشد غیر مقلد ''عبارات علمائے اہلِ حدیث'' عنوان قائم کر کے وحید الزمان صاحب وغیرہ علمائے غیر مقلدین کی عبارات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''انوار صاحب نے...نواب وحید الزماں وغیرہ کی عبارات پیش کی ہیں۔ جس میں انہوں نے اہلِ حدیث پر تنقید کی ہے۔ بلاشبہ انہوں نے یہ تنقید کی ہے، وہ بڑے لوگ تھے۔ ہمیشہ بڑے چھوٹوں کی کوتاہیوں پر تنبیہ کیا کرتے ہیں، یہ چیز قابلِ تعریف ہے۔'' [حدیث اور اہلِ حدیث:۱/۱۴۳] (جاری)☆☆

مسئلہ امکانِ نظیر اور آلِ غیر مقلدیت

قسط:۴ (آخری)

زبیر علی زئی:

"آخر میں رب نواز دیوبندی اور آلِ دیوبند سے مطالبہ ہے کہ مرنے سے پہلے امکانِ کذب [۴۶۵] اور امکانِ نظیر کے باطل و [۴۶۶] مردود عقیدوں سے توبہ کرلیں [۴۶۷]، ورنہ یاد رکھیں کہ رب تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت [۴۶۸] ہے۔ (۱۴/ مارچ ۲۰۱۲ء)"

الجواب:

۴۶۵

پیچھے کئی قسطوں میں امکان کذب کے بارے میں آلِ غیر مقلدیت کا اعتراف ہم نقل کر چکے ہیں کہ یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور غیر مقلدین کی کتابوں سے امکانِ کذب کی تائید بھی پچھلے صفحات میں نقل کر دی ہے۔ وہاں عبد اللہ روپڑی غیر مقلد کا حوالہ امکانِ کذب کے اثبات میں منقول ہے، جس کی آخری سطر یہ ہے:

"غرض اس قسم کی وجوہ بہت ہیں جو "دیوبندیہ" کے نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں۔" [توحید الرحمٰن: ۱۳۸]

اُن سب حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ امکانِ کذب کو باطل عقیدہ کہنا غلط ہے اور اگر علی زئی وغیرہ اس کے باطل ہونے پر اصرار کرتے ہیں اور اس کے قائل کو عذابِ آخرت کی وعید سناتے ہیں تو ان کے اپنے آلِ غیر مقلدیت باطل اور آخرت میں عذابِ الٰہی کا شکار ثابت ہوتے ہیں۔

۴۶۶

امکان نظیر کے اثبات میں دلائل

امکانِ نظیر کا مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور غیر مقلدین کو اس کا اعتراف بھی ہے۔ چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

محمد خالد سیف صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"انہوں [فضلِ حق خیر آبادی (ناقل)] نے اس قسم کے اعتراضات پر مشتمل "امتناعِ نظیر" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ امام [شاہ اسماعیل شہید (ناقل)] صاحبؒ نے اس کے جواب میں "امکان النظیر"

کے نام سے ایک ہی مجلس میں نہایت متانت، سنجیدگی اور دلائلِ عقلیہ ونقلیہ سے مدلل بزبانِ فارسی ایک رسالہ لکھا جو کہ "یک روزہ" کے نام سے مشہور ہوا۔آپ نے فرمایا کہ قدرت ایک علیحدہ صفت ہےاور تکوین یعنی بنانا ایک دوسری صفت ہے سو وجود مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدرتِ الٰہی کے تحت داخل ہے، تکوین کے تحت نہیں تا کہ اس کا وقوع لازم آئے، "تقویۃ الایمان" کے اس مقام پر بھی یہی ثابت کرنا مقصود ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل پیدا کرنے پر قادر ہےاور یہ مقصود نہیں کہ وہ مثلِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرے گا۔کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں پھر آپ نے قدرتِ الٰہی کے ثبوت میں درج ذیل آیت لکھی: اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ بَلٰی وَہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے؟ کیوں نہیں، جب کہ وہ ماہر خلاق ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اس آیت میں جمع مذکر کی ضمیر تمام بنی نوعِ انسان کی طرف راجع ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں اور گو اس آیت میں معاد کا بیان ہے مگر اس کے مثل پیدا کرنے پر قادر ہونا اس سے بخوبی ثابت ہے" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید:۲۳۶]

امام خان نوشہروی غیر مقلد نے شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے تذکرہ میں لکھا:

"صاحب الافاضل علامہ فضل حق خیر آبادی سے مسئلہ "اللہ رب العزت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا دوسرا پیدا کرنے پر قادر ہے" پر بحثیں ہو رہی ہیں۔فاضل خیر آبادی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیدا کرنے پر خداوند اَرض وسماء کو غیر قادر بتاتے، جنہیں سیدنا اسماعیل نے اس آیت سے ہمیشہ کے لیے مہر بلب کر دیا: اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ بَلٰی وَہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ

ترجمہ: جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا وہ ایسے ہی اور آسمان اور اسی قسم کی اور زمینیں پیدا نہیں کر سکتا، کیوں نہیں، اس قادر مطلق کے لیے کیا مشکل ہے۔

اس شکست کے بعد علامہ خیر آبادی خم ٹھونک کر میدان میں اُتر آئے۔" [تراجم علمائے حدیث ہند:۸۰]

اس سے ثابت ہوا کہ "امکانِ نظیر" کا عقیدہ قرآن سے ثابت ہے لہٰذا علی زئی صاحب کا اس عقیدہ کو گندا کہنا غلط حرکت ہے۔

غیر مقلدین کے ممدوح محمد تراب علی صاحب مسئلہ امکانِ نظیر پر دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اول دلیل نقلی یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ سورہ یٰسین میں فرماتا ہے او لیس الذی خلق السموات و الارض بقادر علی ان یخلق مثلھم بلی وھو الخلاق العلیم انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ...ثانی دلیل یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے وان من شئی

الا عندنا خزائنه و ما ننزله الا بقدر معلوم پس لفظ شیء یہاں پر عام ہے اور شامل ہے ہر ممکن کو چنانچہ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممکن تھے پس خزائن امثال رسول خدا صلعم کی بھی جنابِ باری کے پاس موجود ہوں گے۔ پس امثال آنحضرت ممکن کیا بلکہ جناب باری تعالیٰ کے پاس موجود ہیں ثالث دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے ان اللـه خلـق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدم ونوح کنوح و ابراهیم کابراهیم و نبی کنبیکم چنانچہ یہ حدیث فتح الباری شرح صحیح بخاری اور تفسیر درمنثور اور شعب الایمان وغیرہا میں موجود ہے۔ پس اس صورت میں امکان مثل کیا بلکہ سات مثل موجود متحقق عالم میں ہیں" [افاداتِ ترابیہ:۳]

افاداتِ ترابیہ ۱۶ صفحات پر مشتمل مختصر رسالہ ہے جو امتناع نظیر کی تردید اور امکانِ نظیر کے اثبات میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کی کاپی حضرت مولانا ابو ایوب قادری صاحب دام ظلہ (جھنگ) نے مجھے بھجوائی ہے۔ جزاهم الله

خالد سیف صاحب غیر مقلد نے "تذکرہ شہید" میں اس رسالہ "افاداتِ ترابیہ" کو مقامِ مدح میں پیش کیا ہے جیسا کہ آگے حاشیہ:۴۶۷ میں آرہا ہے۔

بریلوی مؤلف نے کہا:

"تقویۃ الایمان ص ۱۳۵ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُــن سے چاہے تو کڑوروں نبی اور ولی پیدا کرڈالے" [اطیب البیان:۲۵۴]

عزیز الرحمٰن مراد آبادی غیر مقلد نے اس کے جواب میں لکھا:

"اقول ان الله خالق کل شیء، وهو علی کل شیء قدیر، ویفعل الله ما یرید مولوی نعیم الدین کی کمال درجہ نادانی و جہل اور بے علمی ہے کہ ایسے صریح مسئلہ عقیدہ اہلِ سنت پر جو نصوص قرآن وحدیث اور تصریحاتِ ائمہ کرام مفسرین ومحدثین اور اہلِ معارف صوفیائے عظام سے ثابت ہیں۔ اپنی آفاتِ شرکیات و بدعات اور رسومات سے توحید وسنت کا انکار کر کے اس کو باعثِ گستاخی وتوہین کہا جاتا ہے۔" [اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان:۱۵۷]

اس کے بعد مراد آبادی صاحب نے قرآن، حدیث، صحابہ اور بزرگانِ دین: امام فخر الدین رازی، امام غزالی، شیخ عبد القادر جیلانی، امام نووی، حافظ ابنِ حجر، شیخ شہاب الدین سہروردی، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ نظام الدین اولیاء، شاہ عبد الحق محدث دہلوی، ابو الحسن خرقانی، شیخ عبد القدوس گنگوہی، شیخ احمد سرہندی، امام محمد بن الباقی زرقانی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، شیخ محمد تھانوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات اپنی تائید میں نقل کیں، اور پھر لکھا:

''پس ان تمام نصوص قرآن پاک اور احادیثِ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تصریحاتِ صحابہ واکابر علماء امت واولیاء کرام'' مستند مولوی نعیم الدین نے بتائید صریح تقویۃ الایمان کوواضح کر دیا کہ حق تعالیٰ تمام ممکنات خلائق کے مثل کروڑوں لاتعداد پیدا کرنے پر قادر ہے ہرگز ناممکن ومحال نہیں، جس طرح زعمِ باطل مولوی نعیم الدین کا ہے، اگر یہی گستاخی ہے تو تمام امت کے ائمہ صالحین معاذ اللہ گستاخ ٹھہریں گے والـلازم بـاطـل و الـمـلـزوم مثلـه ۔بنابریں بوجہ گستاخی مولوی نعیم الدین کا دنیاوآخرت میں کہیں ٹھکانا اور عزت دستگاری کا نہ رہے گا۔اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحیدوقدرت اور عظمت وجلال کے روبروایک ادنیٰ مثل ذرہ کے بھی ہستی وحقیقت نہیں رکھتے۔معہٰذا المخلوقات میں حق تعالیٰ نے جس کی فضیلت وعزت افزائی فرمائی، یہ محض اسی کا کرم ہے۔اور یہ عطائے عزت وجاہت ہرگز کچھ منافی بلحاظ قدرت وعظمت حق تعالیٰ کے نہیں ہے۔جس طرح علامہ زرقانی سے بھی عظمت وقدرت ممکنات خلق پر حق تعالیٰ کا واضح طور پر بیان ہوا جس کا مولوی نعیم الدین نے خیانت سے اخفا کیا تھا۔یہی طرزِ بیان تقویۃ الایمان سے بین طور پر واضح ہے کہ یہاں توحیدِ عظمت حق تعالیٰ کے مقابلہ میں ذلت وپستی عبدیت جملہ مخلوقات کا بیان ہے اور ساتھ ہی ساتھ شرف وکمالات اور اتباعِ انبیاء وصالحین کی تائید مرقوم ہے اسی کا نام اقرارِ توحیدورسالت اور اتباع ہے سوائے اس کے شرک وبدعت وضلالت اور گمراہی ہے ماذا بعد الحق الا الضلال.''

[اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان:۷۴۶]

مرادآبادی صاحب نے امکانِ نظیر کے عقیدہ کو توحیدورسالت قرار دے کر منکر کے نظریہ کو شرک، بدعت اور ضلالت کہا ہے۔

یہ بھی معلوم رہے کہ مرادآبادی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی عمومِ قدرت کو بیان کرتے ہوئے اپنی تائید میں ''فتاویٰ رشیدیہ:۱۱۸'' سے امکانِ کذب والا فتویٰ بھی نقل کیا ہے۔دیکھئے !اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان:۷۳۶۔

اس کتاب ''اکمل البیان'' پر علی زئی کے استاد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی غیر مقلد کی تصدیر ہے بلکہ نظرِ ثانی اور حواشی لکھنے کا فریضہ بھی انہوں نے سرانجام دیا ہے، محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد نے اس کا مقدمہ لکھا ہے جب کہ ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کی تحریر کو'' تمہید'' کا عنوان دے کر شامل کیا گیا ہے۔احمد شاکر صاحب غیر مقلد نے ''عرض ناشر'' تحریر کیا ہے اور غیر مقلدین کے مکتبہ ''دار الکتب السفلیہ لاہور'' سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔

تنبیہ: غیر مقلدین کی عبارات میں جو دعویٰ کیا گیا ہے کہ امکانِ نظیر کا عقیدہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اُن کی یہ بات درست ہے، اُن کی عبارتوں میں موجود ہر جملہ سے ہمارا اتفاق ضروری نہیں۔

۴٦۷ھ

پہلے آپ امکانِ نظیر کو باطل و مردود عقیدہ ثابت کرتے تب اگلی بات کہنے کا حق تھا۔ امکانِ نظیر تو باعتراف آلِ غیر مقلدیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے جیسا کہ حاشیہ:۴٦٦ھ میں گزرا۔

نیز اگر امکانِ نظیر کا عقیدہ علی زئی صاحب کے ہاں باطل و مردود ہے اور اس کا قائل عذاب اُخروی کا شکار ہوگا تو عرض ہے کہ غیر مقلدین بھی امکانِ نظیر کا عقیدہ رکھتے ہیں لہٰذا انہیں باطل پرست کہیں اور عذابِ آخرت میں گرفتار بھی تسلیم کریں۔ اب امکانِ نظیر کے قائلین آلِ غیر مقلدیت کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

امکانِ نظیر کے قائل آلِ غیر مقلدیت

حنیف ندوی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''جہاں تک امکانِ نظیر کے مسئلہ کا تعلق ہے، یہ صرف اتنی سی بات تھی کہ مولانا [اسماعیل شہید رحمہ اللہ (ناقل)] جو توحید کی سرمستیوں سے سرشار تھے اور امکان کے کسی گوشہ میں بھی اللہ تعالیٰ کو عاجز ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ غیر منطقی اسلوب میں اللہ تعالیٰ کے دائرہ قدرت کی بے پناہیوں کو بیان کرنا چاہتے تھے اور وہ بھی صرف تکوین وآفرینش کی حد تک۔ ان کے نزدیک یہ مسئلہ سراسر حدودِ عشق میں شمار ہونے کے لائق تھا۔ منطق یا فلسفہ کی موشگافیوں سے نہ صرف اسے کوئی سروکار نہ تھا، بلکہ انہیں اندیشہ تھا کہ اس کو اگر منطق کی اصطلاحوں میں بیان کیا گیا، تو یہ ایمان و ذوق کی اس لطافت کو کھو بیٹھے گا جو اظہار کے اس پیرایۂ بیان سے جھلک رہی ہے۔ مولانا خیر آبادی چونکہ ذوقِ توحید کی فراوانیوں سے ناآشنا تھے، اس لیے خواہ مخواہ اس کو گھسیٹ کر منطق و کلام کے دائرہ میں لے آئے۔ دوسری زیادتی اس بارے میں یہ ہوئی کہ اس کے ڈانڈے اس سوال سے ملا دیئے گئے کہ کیا اللہ تعالیٰ محالات پر قادر ہے یا نہیں؟ حالانکہ یہاں استحالہ کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ سوال ایک امرِ تکوینی کے بارے میں تھا جس میں امکان پہلے سے مقدر تھا۔'' [مقدمہ تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید:۱۱]

ندوی صاحب کہتے ہیں ''مولانا خیر آبادی چونکہ ذوقِ توحید کی فراوانیوں سے ناآشنا تھے ...'' اسی طرح اگر کوئی کہہ دے کہ چونکہ زبیر علی زئی صاحب بھی ذوقِ توحید کی فراوانیوں سے ناآشنا تھے، اس لیے امکانِ نظیر کا انکار کر دیا تو؟

ندوی صاحب لکھتے ہیں:

''دو باتیں کہہ کر مقدمہ نگاری کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جانا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا تعلق مسئلہ امکانِ نظیر سے ہے، جس کا ایک عرصہ تک علم وفن کے حلقوں میں چرچا رہا۔ مولانا خیر آبادی نے

خصوصیت سے جس کو ہوا دی اور پورے زور کے ساتھ اس کی تردید میں عقل وخرد کے خزف ریزوں کو بنا سنوار کر پیش کیا۔ آخر ان کو اپنے اس طرزِ عمل پر افسوس بھی ہوا، لیکن اس سے کیا ہوتا ہے؟ تیر کمان سے نکل چکا تھا اور وہ جن مغالطات کو پھیلا چکے تھے، اہلِ بدعت کے دائروں میں سند کی حیثیت سے مقبول ہو چکے تھے۔

دوسری چیز جس کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں، وہ ان کی مشہور کتاب "عبقات" کی اہمیت ہے۔۔۔۔"

[مقدمہ تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید:۱۱]

اگر خیر آبادی صاحب کا نظریہ اہلِ بدعت میں سند کی حیثیت اختیار کر چکا ہے تو علی زئی کا امکانِ نظیر کو گندا عقیدہ قرار دینا بھی ان کے ہاں دادِ تحسین وصول کر چکا ہے عباس قادری رضوی [بریلوی] نے اپنی تائید میں اسے نقل کر دیا ہے۔ دیکھئے اہلِ سنت کی حقانیت کی غیر مقلدین کے قلم سے:۱۱

خالد صاحب لکھتے ہیں:

"افسوس کہ مولانا خیر آبادیؒ ایسا ذہین انسان اس مسئلہ کو سمجھ نہ سکا یا محض معاصرت، ضد اور ہٹ دھرمی کا شکار ہو گئے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ امام صاحبؒ کے ٹھوس دلائل کو تسلیم کر کے اپنی غلطی کا اعتراف فرماتے لیکن ہوا یہ کہ اپنے غلط موقف پر ڈٹے رہے اور" تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغوی "کے نام سے ایک اور کتاب لکھ ڈالی۔ اس کے جواب میں شاہ عبدالعزیزؒ کے ایک نامور شاگرد مولانا حیدر علی صاحب ٹونکیؒ نے کتاب لکھی۔ خود مولانا خیر آبادیؒ کے تلمیذِ رشید مولانا سراج الدین لکھنویؒ نے مولانا کی تردید اور امام [شاہ اسماعیل شہید (ناقل)] صاحبؒ کی تائید میں" امکان نظیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامتناعہ" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ حکیم سید عبدالحیؒ فرماتے ہیں: آپ نے اس رسالہ میں مسئلہ نہایت شرح وبسط سے بیان فرمایا ہے اور اپنے استاذ مولانا فضل حق کے اقوال کی تردید کی ہے۔" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید:۲۳۷]

کیا اس عبارت کے پیشِ نظر یہ کہنا درست ہے کہ علی زئی صاحب محض معاصرت، ضد اور ہٹ دھرمی کا شکار ہو گئے؟

خالد سیف صاحب لکھتے ہیں:

"مفتی صدر الدین صاحبؒ آزردہ اگرچہ مولانا فضل حق کے استاد بھائی اور گہرے دوست تھے لیکن انہوں نے جب انصاف سے مسئلہ کا جائزہ لیا تو انہیں امام صاحبؒ کے دلائل ہی وزنی محسوس ہوئے۔ اس لیے انہوں نے آپ کی تائید میں کئی تحریریں شائع کرائیں بلکہ آپ تو اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے مولانا خیر آبادی کو امام [شاہ اسماعیل شہید (ناقل)] صاحبؒ کی مخالفت سے روکتے اور فرمایا کرتے تھے: مجھے آپ کی یہ روش پسند نہیں اور نہ یہ آپ کے شایانِ شان ہے۔" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید:۲۳۷]

اس عبارت سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ امکانِ نظیر وزنی دلائل سے ثابت ہے اور دوسرا یہ کہ امکانِ

نظیر کے انکاری انصاف سے کام نہیں لیتے۔

خالد صاحب آگے لکھتے ہیں:

"اسی طرح مولانا تراب علی لکھنوی نے بھی حضرت امام صاحبؒ کی تائید میں "افاداتِ ترابیہ" کے نام سے ایک رسالہ لکھا جو کہ میرٹھ سے ۱۲۶۹ھ میں شائع ہو چکا ہے اس کے دیباچہ میں آپ فرماتے ہیں: "بعد تصنیف رسالہ "تقویۃ الایمان" مولوی فضلِ حق خیر آبادیؒ نے فقط اس مسئلہ میں خلاف کیا (چونکہ منطقی تھے) اور چند ورق بطور رسالہ کے لکھ کر پاس جناب بحرِ ذخائر علوم عقلیہ ونقلیہ منبعٔ صفات ملکیہ و انسیہ حسنہ من حسنات سید المرسلین حِبرِ نبیل مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کے بھیجے جناب مولوی صاحبؒ نے ان کی تحریر کا جواب مسمّٰی بہ "یک روزی" ایک دم لکھ کر بھیج دیا اور خوب ان کے شبہات کا استیصال کیا بعد ازاں مولوی فضل حق صاحبؒ نے "تحقیق الفتویٰ" تصنیف کیا جناب افادات مآب مولانا حیدر علی ٹونکیؒ (تلمیذ رشید شاہ عبد العزیز صاحبؒ) نے خوب دھوم دھام سے اس کا جواب لکھا اور دو رسالہ کبیرہ وصغیرہ اس مسئلہ اور مسائل میں ان کے رد میں تصنیف کئے، بعد ازاں مجمع معقول ومنقول فروع واصول مولوی سراج الدین نے مولوی فضل حق صاحبؒ کو ساکت کیا اور امکان کا اقرار کرالیا اور ان کے رد میں ایک رسالہ تصنیف کیا جو کہ احقر العباد (مولانا تراب علیؒ) کے پاس موجود ہے۔" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید: ۲۳۸]

خیر آبادی صاحب کو تو "منطقی" کہہ دیا، کچھ علی زئی صاحب کے بارے میں بتا دیا جائے یہ انکاری کیوں ہوئے؟ کیا ان پر بھی منطق سوار تھی؟

خالد صاحب لکھتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ اہلِ علم میں سے جس نے بھی نظرِ انصاف کے ساتھ فریقین کے دلائل کا جائزہ لیا، اس نے ہی امام صاحبؒ کے موقف کو مبنی برحق وانصاف اور آپ کے دلائل کو ٹھوس، ناقابلِ تردید اور اقرب الی الکتاب والسنۃ قرار دیا۔ مولانا خیر آبادیؒ کے متعلق تو حضرت نواب صدیق حسن خاںؒ نے یہاں تک فرمایا دیا ہے کہ: مولانا خیر آبادیؒ نے سب سے پہلے آپ (امام صاحبؒ) کی اپنے ان رسائل میں مخالفت وتردید کی جنہیں کتاب وسنت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید: ۲۳۸]

اس عبارت کے پیشِ نظر کوئی علی زئی صاحب کے متعلق لکھ دے کہ انہیں "کتاب وسنت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں" تو کیسا رہے گا؟

خالد صاحب "مولانا خیر آبادی کا رجوع" عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

"آہ! معاصرانہ چشمک کتنی بُری عادت ہے کہ اچھے بھلے اہلِ علم بھی اس کا شکار ہو کر جادۂ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں یہ امکان وامتناع نظیر کا مسئلہ ایسا تو نہ تھا کہ مولانا خیر آبادیؒ ایسے ذہین انسان کی سمجھ

میں نہ آسکتا۔ یہاں بھی "معاصرت کہ اصلِ منافرت ہے" کارفرما تھی تاہم مقامِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کو بھی آخرکار ہدایت نصیب فرمائی اور انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف فرمالیا۔ چنانچہ مفتی عنایت احمد صاحبؒ فرماتے ہیں: "مولوی فضلِ حق صاحبؒ بہت نادم تھے اور روتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی ہے کہ میں نے مولوی اسمٰعیل صاحبؒ کی مخالفت کی۔ وہ بے شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا۔ مجھ پر جو یہ مصیبت پڑی، یہ میرے انہی اعمال کی سزا ہے۔ میری مولوی اسمٰعیلؒ سے دوستی تھی اور میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا مگر کیا کیا جائے بدایوں والوں نے ابھار کران سے بھڑادیا اور علم کے غرہ میں حق کو باطل کرنے پر تل گیا۔ تم لوگ گواہ رہنا کہ میں اپنے خیالاتِ باطلہ سے توبہ کرتا ہوں اور اگر میں رہا ہو گیا تو اپنی توبہ شائع کروں گا۔" بلکہ مولانا مرحوم تو اس سے بھی پہلے رجوع فرما چکے تھے...اچھا ہوا مولانا خیرآبادیؒ نے توبہ کرکے اپنے نامۂ اعمال سے اس سیاہی کو دھوڈالا" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید: ۲۳۹]

اگر کوئی اسی طرح علی زئی صاحب کے بارے میں تاثر دے کہ وہ معاصرانہ مخالفت کی لپیٹ میں آ گئے تھے تو؟ جتنا کچھ خیرآبادی صاحب کو بُرے القاب سے نوازا گیا اتنا علی زئی صاحب کی بھی خدمت ہونی چاہیے۔

خالد صاحب نے شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی تصانیف میں اُن کے رسالہ "یک روزہ" کا تعارف کراتے ہوئے لکھا:

"یہ فارسی زبان میں امام صاحبؒ کا امکان وامتناع نظیر کے موضوع پروہی رسالہ ہے جس کا ذکر آپ "تقویۃ الایمان" کے تعارف کے ضمن میں پڑھ چکے ہیں۔ ایک دن آپ نماز کے لیے مسجد تشریف لے جارہے تھے کہ راستہ میں کسی نے مولانا خیرآبادیؒ کا رسالہ دیا جو انہوں نے آپ کی تردید میں لکھا تھا۔ نماز سے فراغت کے بعد، ایک ہی نشست میں مسجد میں جلوہ افروزی کے عالم میں اس کا جواب تحریر فرمادیا، اس لیے یہ یک روزہ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے لیکن اس کے دلائل اس قدر ناقابلِ تردید ہیں کہ آج تک مخالفین اس کا جواب نہیں دے سکے۔" [تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید: ۲۶۵]

دیگر مخالفین جواب نہیں دے سکے تو علی زئی صاحب کے ہم عقیدہ میں سے کوئی ہمت کرلے اور جواب لکھ دے۔

امامِ آلِ غیر مقلدیت وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

"اللہ جل جلالہ نے وعدہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کا مثل نہیں بناؤں گا، لیکن اگر وہ چاہے تو دم بھر میں حضرت کی مثل ہزاروں لاکھوں بناڈالے کیونکہ اس کی قدرت بے انتہاء وسیع ہے اور افسوس ہے کہ ایک ایسی کھلی بات کو بعضے لوگوں نے نہیں سمجھا، اور مولوی فضلِ حق خیرآبادی

نے جن کو علومِ دینی میں کافی لیاقت نہیں تھی ایک رسالہ اس باب میں لکھ دیا کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممتنع بالذات اور جل جلالہ کی قدرت سے باہر ہے جو کوئی ایسا اعتقاد رکھے اس نے معتزلہ کا مذہب اختیار کیا، اور اللہ جل جلالہ کی قدرتِ کاملہ پر اس نے غور نہیں کیا اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ جل جلالہ کا وعدہ سچا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل نہیں بنائے گا اور نہ آپ کے بعد دوسرا کوئی نیا نبی دنیا میں پیدا ہوگا مگر کام کا واقع ہونا اور بات ہے اور اس پر قدرت ہونا یہ دوسری بات ہے، دونوں امروں میں بڑا فرق ہے، اللہ جل جلالہ جزائے خیر دیوے مولانا اسماعیل شہید کو، انہوں نے جو جواب مولوی فضل حق کو دیا وہ عقلاً اور نقلاً دونوں طرح درست ہے اور مولوی فضلِ حق صاحب کو سوائے معقولات کے علم قرآن اور حدیث میں بالکل بہرہ نہ تھا، پس جو کچھ انہوں نے لکھا وہ سب الکل پچو اور ڈھکوسلے ہیں اور بعض بے وقوف اب تک ان کی پیروی اور تائید کر رہے ہیں اور برعکس نہند نام زنگی مولوی اسماعیل صاحب کی تحریر کو خلاف شرع سمجھتے ہیں لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" [رفع العجاجۃ عن سنن ابن ماجہ :۳۹۹/۱]

وحید الزمان صاحب کی عبارت پر تبصرہ ملاحظہ ہو۔

۱......"اس کی قدرت بے انتہاء وسیع ہے اور افسوس ہے کہ ایک ایسی کھلی بات کو بعضے لوگوں نے نہیں سمجھا۔"

کیا بعضے لوگوں کا مصداق علی زئی وغیرہ کو قرار دے کر کہہ سکتے ہیں کہ ان لوگوں کو قدرتِ الٰہی کی وسعت جیسی کھلی بات سمجھ نہیں آسکی؟

۲......"خیر آبادی نے جن کو علومِ دینی میں کافی لیاقت نہیں تھی۔"

صرف خیر آبادی کو کوستے رہو گے، علی زئی صاحب کے بارے میں بھی کچھ لب کشائی کی جائے کہ انہیں دینی علوم میں لیاقت تھی یا نہیں؟

۳......"مولوی فضلِ حق صاحب کو سوائے معقولات کے علم قرآن اور حدیث میں بالکل بہرہ نہ تھا۔"

فضل حق صاحب کے بارے میں تو پڑھ لیا ذرا یہ بتائیں کہ علی زئی صاحب کو قرآن وحدیث میں بہرہ تھا یا نہیں؟

۴......"جو کچھ انہوں نے لکھا وہ سب الکل پچو اور ڈھکوسلے ہیں۔"

خیر آبادی صاحب نے دعویٰ کیا امکانِ نظیر کے باطل ہونے کا مگر جب دلائل کی باری آئی تو بقول وحید الزمان صاحب "الکل پچو اور ڈھکوسلے" پیش کیے۔ مگر افسوس علی زئی صاحب نے تو صرف امکانِ نظیر کو گندا عقیدہ قرار دیا، بطور دلیل کے "الکل پچو اور ڈھکوسلے" بھی پیش نہیں کر سکے۔

۵......"بعض بے وقوف اب تک ان کی پیروی اور تائید کر رہے ہیں۔"

علی زئی کے ہم عقیدہ لفظ "بے وقوف" پر نگاہ رکھیں۔ کیا علی زئی صاحب امکانِ نظیر کے منکرین کی

تائید نہیں کررہے، کیا منکرین نے علی زئی عبارت اپنی تائید میں نقل نہیں کی؟

۶......"برعکس نہندنام زنگی مولوی اسماعیل صاحب کی تحریر کو خلاف شرع سمجھتے ہیں۔"

یہی حال علی زئی صاحب کا ہے، انہوں نے علمائے دیوبند کی تحریر کو خلاف شرع کہا، بلکہ عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا وعظ بھی سنادیا۔

۷......"لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تقلیدِ مذموم [جو اہلِ حدیث ہونے کے دعوے دار کیا کرتے ہیں، دیکھئے بندہ کی کتاب "غیر مقلد ہوکر تقلید کیوں؟"] کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں کہا: ولاقوۃ الا باللہ۔
علی زئی صاحب نے اس کو نقل کر کے لکھا:

"حافظ ذہبی کا آخر میں (لا حول) ولاقوۃ الا باللہ لکھنا اس کی دلیل ہے کہ اُن کے نزدیک تقلید ایک شیطانی کام ہے۔" [علمی مقالات:۵۶/۳]

کیا اس عبارت کے پیشِ نظر یوں کہہ سکتے ہیں کہ وحید الزمان صاحب کے نزدیک امکانِ نظیر کا انکار شیطانی کام ہے؟

وحید الزمان صاحب بخاری کی شرح میں لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ شرف الدین منیری رحمہ اللہ اپنی مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لاکھوں آدمیوں کو پیدا کردے" [تیسیر الباری شرح بخاری ۸/۲۶۷ طبع تاج کمپنی]

داؤد راز صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منبری [منیری (ناقل)] رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے کہ اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لاکھوں آدمیوں کو پیدا کردے اور اگر چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب بندے ہیں ان سب کو راندۂ درگاہ بنادے۔ جل جلالہ۔ یہاں مشیت کا ذکر ہو رہا ہے، مشیت اور چیز ہے اور قانون اور چیز ہے۔ قوانینِ الٰہی کے بارے میں صاف ارشاد ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا (فاطر) صدق اللہ تبارك و تعالیٰ۔" [شرح بخاری اردو:۷/۲۶۹]

امیر احمد سہسوانی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"لفظِ خاتم النبیین تعدد قبول کرسکتا ہے۔" [مناظرہ احمدیہ:۱۶]

"سہسوانی صاحب خاتم النبیین کا مطلب بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''معنی خاتم النبیین ہونے جناب افضل المرسلین خاتم النبیین علیہ الف صلوۃ وعلیہ الف سلام کے یہ ہیں کہ قیامت تک بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص نبی نہ ہوگا چنانچہ مدارج وغیرہ میں موجود ہے نہ یہ کہ اور عالم مثل اس عالم کے موجود نہیں یا ممکن نہیں یا بعد قیامت بھی خدائے تعالیٰ قادر نہیں اس عالم کے مثل پیدا کرنے پر اور کوئی عقلی یا نقلی دلیل اس پر قائم نہیں بلکہ خلاف ہے درایت وروایت کے اور مخالف ہے حججِ شامخہ وبراہینِ قاطعہ کے کمالا یخفٰی'' [مناظرہ احمدیہ:۲۵]

''تقویت الایمان میں فقط لکھا تھا کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے اگر چاہے تو ایک حکم سے کروڑوں نبی اور فرشتہ برابر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل کے پیدا کر ڈالے اور یہ دعویٰ اکابر علماء کے کلام میں موجود ہے۔'' [مناظرہ احمدیہ:۳۳]

''مثل ہر ممکن کا ممکن ہے پس مثل خاتم النبیین وغیرہ کا ممکن ہوا۔'' [مناظرہ احمدیہ:۳۴]

''مثل آنحضرت کا ممکن ہے۔'' [مناظرہ احمدیہ:۳۵]

'' جو اعتقاد کرے اس بات کا کہ پروردگارِ عالم کو مثل آنحضرت پر قدرت نہیں وہ بھی کافر ہے۔'' [مناظرہ احمدیہ:۳۷]

''جو شخص یہ کہے کہ پروردگار عالم کو قدرت نہیں اس امر کی مثل حضرتِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کر سکے وہ بھی بلاشک کافر ہے۔'' [مناظرہ احمدیہ:۳۹]

عبداللہ روپڑی غیر مقلد نے مودودی صاحب کو جواب دیتے ہوئے لکھا:

''اور یہ نہیں سمجھتے کہ خدا کی خدائی میں کیا نہیں ہوسکتا۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل یا آپ کی اتباع سے نیا نبی اب نہیں ہوسکتا؟ اتباع سے نبی ہوسکتا ہے، کیا خدا اب قادر نہیں رہا؟ سوال تو ہونے سے ہے نہ (کہ) ہوسکنے سے۔'' [فتاویٰ اہلِ حدیث:۱/۳۹]

علی زئی صاحب کے استاذ محمد عطاء اللہ حنیف غیر مقلد لکھتے ہیں:

''تقویۃ الایمان پر اعتراضات مولانا فضلِ حق خیر آبادی مرحوم کو بھی تھے مثلاً وہ جو بعد میں ''مسئلہ امکانِ وامتناعِ نظیر'' عنوان پا گیا، جس کا جواب خود مولانا شہیدؒ ہی نے قلم برداشتہ لکھ دیا تھا جو ''یک روزی'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے...اس مسئلہ میں مولانا شہیدؒ کی قوتِ دلیل کا شاید نتیجہ تھا کہ مولانا فضلِ حقؒ کے بعض شاگردوں نے بھی مولانا کی تائید کی مثلاً مولانا سراج الدین لکھنویؒ جنہوں نے اُستاد کے رد اور مولانا کے حق میں ایک رسالہ لکھا (نزہۃ الخواطر ص ۱۹۷ ج ۷) بلکہ حضرت مفتی صدر الدین آرزردہؒ وغیرہ نے بھی مولانا کی تائید میں تحریریں شائع کرائیں۔'' [تصدیر اکمل البیان:۱۸]

ع،ح [غالباً عطاء اللہ حنیف (ناقل)] صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''تقویۃ الایمان کے زیرِ بحث [امکانِ نظیر(ناقل)] مقام پر مولانا فضلِ حق خیرآبادی مرحوم نے چند علیت نما اعتراضات کئے تھے۔حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ کے پاس وہ تحریر پہنچی تو انہوں نے یک ہی نشست میں ان کا جواب لکھ ڈالا جس نے'' بکروری'' عنوان'' یک روزی'' اس کی تائید میں دوسرے علماء نے بھی مضامین لکھے تھے منجملہ ان کے مفتی صدرالدین صاحب آزاد مرحوم بھی تھے۔حضرت آزاد کا یہ رسالہ بھی مولانا شہیدؒ کے رسالہ یکروزی کے ساتھ متعدد دفعہ شائع ہو چکا ہے۔میرے سامنے جو نسخہ ہے وہ ایضاح الحق الصریح مطبوعہ فاروقی دہلی ۱۲۹۷ کے ساتھ ملحق مطبوع ہے'' [حاشیہ اکمل البیان فی تائید تقویۃ:۲۷]

محمد اسحاق بھٹی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''مولانا فضلِ حق نے مولانا شہید کے خلاف ایک کتاب لکھی۔یہ کتاب انہوں نے بعض ذمہ دار حضرات کے توسط سے مولانا عبدالحق کی خدمت میں بھیجی لیکن وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔''

[چمنستانِ حدیث:۶۸]

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''۱۲۹۰ھ (۱۸۷۳ء) میں مسئلہ امکان و امتناع نظیر کے موضوع پر قیام بدایوں کے زمانے میں مولانا عبدالقادر (بن مولانا محمد فضل رسول بدایونی) کے ساتھ شہر سے کچھ فاصلے پر محلہ شیخو رپورہ میں سید امیر احمد کا مناظرہ ہوا۔مناظرے کا اہتمام شیخ انتظام الدین رئیس شہر نے کیا تھا۔سید امیر احمد چاہتے تھے کہ مناظرہ تقریری کیا جائے، لیکن مولانا عبدالقادر بدایونی اس پر رضا مند نہ ہوئے۔پھر ان کی خواہش کے مطابق تحریری مناظرہ ہوا۔تحریری صورت میں بھی بدایونی صاحب کے جواب بڑے انتظار کے بعد آتے تھے، وہ بھی بار بار طلب کرنے پر...!یہ بھی عجیب بات ہے کہ مولانا عبدالقادر بدایونی بہت سی کتابیں لے کر آئے تھے اور ان میں حوالے تلاش کرنے والے کتنے ہی لوگ ان کے دائیں بائیں بیٹھے تھے لیکن سید امیر احمد کے پاس کوئی کتاب نہ تھی۔وہ سب سوالوں کے زبانی جواب دیتے تھے اور ہر جواب باحوالہ ہوتا تھا۔بلا تاخیر صفحے اور سطر تک بتاتے جاتے تھے۔حاضرین مجلس سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔شہر اور اس کے مضافات کے بے شمار لوگ موجود تھے جو بے تابی کے ساتھ مناظرے کے نتیجے کا انتظار کر رہے تھے۔کئی دن مناظرہ ہوتا رہا۔پھر یہ ہوا کہ کسی قسم کا اعلان کئے اور کسی کو بتائے بغیر شدید گرمی میں دوپہر کے وقت مولانا عبد القادر بدایونی کتابیں اُٹھا کر پا پیادہ جلسہ گاہ سے نکلے اور اپنے مکان پر تشریف لے گئے۔اس طرح مناظرہ اختتام کو پہنچا....اس مناظرے کی تفصیل سید محمد نذیر سہسوانی نے'' مناظرہ احمدیہ'' کے نام سے شائع کی۔''

[چمنستانِ حدیث:۶۸]

بھٹی صاحب شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی کتابوں کا تعارف کراتے ہوئے ان کی کتاب'' یک

روزی‘‘ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

’’یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے اور اس میں تقویۃ الایمان پر مولانا فضل حق خیر آبادی کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ایک دن شاہ اسماعیل کے لیے مسجد جا رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص نے ان کو مولانا فضل حق خیر آبادی کا ایک رسالہ دیا، جس میں تقویۃ الایمان پر اعتراضات کئے گئے تھے اور مسئلہ امکان نظیر سے متعلق شاہ صاحب کے نقطۂ نظر کی تردید کی گئی تھی۔شاہ صاحب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے اور ایک ہی نشست میں اس کا جواب لکھ دیا۔اسی لیے یہ رسالہ ’’یک روزی‘‘ کے نام سے موسوم ہوا۔یہ رسالہ کئی دفعہ چھپ چکا ہے۔اگرچہ مختصر ہے تاہم بہت جامع اور مدلل ہے۔اب تک اس کا کوئی شخص جواب نہیں دے سکا۔‘‘

[فقہائے پاک وہند:۱۹۹/۳]

امام خان نوشہروی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’اس سے کچھ مدت بعد مولوی عبدالقادر (بن مولوی فضل رسول بدایونی) اسی مسئلہ پر مباحثہ کے لیے اُتر آئے، موضع شیخوپورہ (بدایوں) میں شیخ انتظام الدین کی صدارت میں تحریری مناظرہ شروع ہوا، سید امیر احمد کے پاس کوئی کتاب نہ تھی مگر دوسرا فریق اپنے یمین ویسار اسفار کتب لیے بیٹھا تھا، اس پر بھی اِدھر سے فوراً جواب ملتا، مگر وہاں سے تقاضوں کے بعد۔مناظرہ کئی روز تک جاری رہا۔حاضرین نتیجہ کے منتظر تھے کہ ایک روز دوپہر کی دھوپ اور گرمی میں حضرت بدایونی بغیر اطلاع اور پا پیادہ ہی بدایوں چلے گئے، اس مناظرہ کی پوری کیفیت ’’مناظرہ احمدیہ‘‘ کے نام سے چھپ چکی ہے‘‘[تراجم علمائے حدیث ہند:۲۴۶]

۶۸ؔ

علی زئی صاحب عقیدہ امکانِ نظیر کو باطل قرار دے کر اس کے قائل کو عذابِ آخرت کا وعظ سناتے ہیں۔حالانکہ وعظ سے پہلے انہیں دلائل سے امکانِ نظیر کو باطل عقیدہ ثابت کرنا چاہیے تھا جو وہ نہیں کر سکے۔یا در ہے کہ محض آخرت کا وعظ سنانے سے وہ عقیدہ باطل ثابت نہیں ہوتا۔

کفایت اللہ سنابلی صاحب غیر مقلد نے علی زئی صاحب کی ایک واعظانہ بات کا جواب دیتے ہوئے لکھا:

’’عرض ہے کہ جب دلائل پھسپھسے ہوں تو زہد وتقویٰ کی دہائی دے کر اور محاسبہ کا خوف دلا کر ان میں وزن پیدا نہیں کیا جا سکتا۔نادان لوگ ہی اس طرح کے مصنوعی جذبات سے مرعوب ہو سکتے ہیں، اہلِ علم بحث ومباحثہ میں جذبات نہیں، صرف دلائل دیکھتے ہیں۔‘‘[حدیث یزید محدثین کی نظر میں:۱۲۷]

☆......☆......☆......☆